وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

اور اللہ کی رسی کو مل کر مضبوطی سے
تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو

مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ

جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں
لگا رہے گا اللہ اسکی حاجت پوری کرے گا

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری
پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

باتصویر

نماز، وضو اور کفن دفن

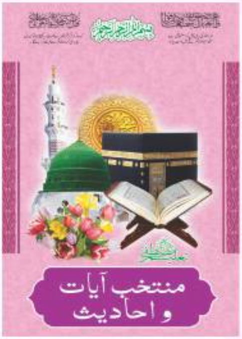
منتخب آیات
و احادیث

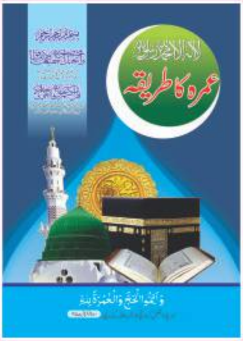
عمرہ کا طریقہ

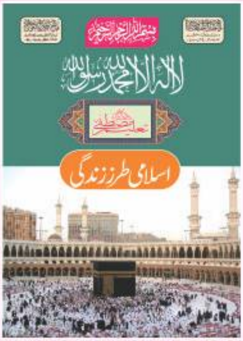
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اسلامی طرز زندگی

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
المصطفیٰ مرکز

وضو کا طریقہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

1- تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا

2- مسواک کرنا، تین بار کلی کرنا

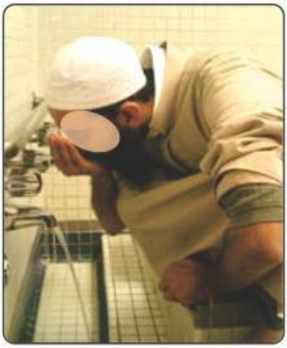

3- تین بار ناک میں پانی ڈالنا

4- تین بار چہرے کو دھونا

5- تین بار بازوں کو کہنیوں سمیت دھونا

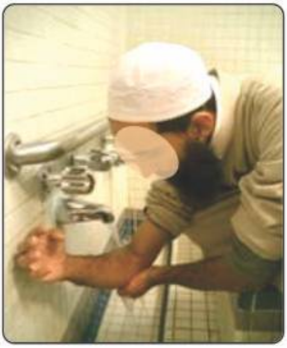

6- سر کا مسح کرنا

7- بائیں ہاتھ سے دونوں پاؤں دھونا

موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ

موزوں پر مسح میں پائی جانے والی کوتاہیوں کے ازالے کے لیے انہیں باتصور پیش کیا جارہا ہے

حضرت علیؓ کا ارشاد ہے

کہ اگر دین عقلی رائے کی بنیاد پر ہوتا تو موزے کے تلوے پر مسح کرنا اوپر مسح کرنے سے بہتر تھا (مشکوٰۃ:ص۵۵)

1۔ موزوں پر مسح شروع کرتے وقت

2۔ ہاتھ پنڈلی کی طرف لے جاتے وقت

3۔ موزوں پر مسح کرتے ہوئے پنڈلی تک پہنچنا

4۔ مسح صرف اوپر کی طرف کیا جائے گا

وضو میں ہاتھ کی انگلیوں کے خلال کا طریقہ

وضو میں داڑھی کے خلال کا طریقہ

وضو میں سر کا مسح کرنے کا طریقہ

سر سے ٹوپی اور عمامے کو پہلے ہی اتار لیں بعد میں مسح کے لیے پانی لیں، مسح کے لیے ہاتھ گیلے کرنے کے بعد ہاتھوں سے کوئی ایسا کام نہ کریں کہ جس سے ہاتھ مستعمل ہو جائیں کہ اس سے مسنون مسح میں نقص رہ جائے گا۔

1- بالوں کے اگنے کی جگہ سے سر کا مسح شروع کرتے وقت

2- بغیر ہاتھ اٹھائے پیشانی کی طرف واپسی

3- واپس سر کے اگلے حصے تک پہنچنا

4- بغیر ہاتھ اٹھائے کانوں کے مسح کی ابتداء

5- کان کے بیرونی حصے کا مسح انگوٹھے کے ساتھ

6- گردن کا مسح ہاتھوں کی پُشت سے

وضو میں پاؤں کی انگلیوں کا خلال

الٹے ہاتھ کی چھنگلی کے ذریعے سیدھے پاؤں کی چھنگلی سے شروع کر کے الٹے پاؤں کی چھنگلی پر خلال مکمل کرے

ایسے خلال کرنا کہ انگلی کے نیچے والا حصہ بھی تر ہو جائے

تیمّم کرنے کا طریقہ

تیمّم کرنے کا طریقہ

1۔ تیمّم کے لیے پاک اینٹ پر ہاتھ رکھ کر پھیرنے کی کیفیت

2۔ ہاتھ جھاڑنے کی کیفیت

3۔ اینٹ وغیرہ پر ہاتھ پھیرنے کے بعد جھاڑنے کی کیفیت

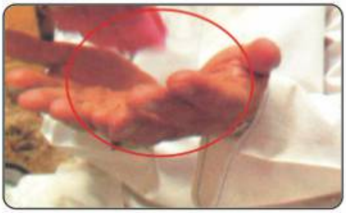

4۔ ہاتھ چہرے کی طرف لے جاتے ہوئے

5۔ چہرے پر ہاتھ پھیرنے کی کیفیت

6۔ بازوؤں پر ہاتھ پھیرنے کی ابتداء

7۔ کہنی پر ہاتھ پھیرنا

ناخن کاٹنے کا سنت طریقہ

خود عمل کیجیے، دوسروں کو بتلائیے اور بے انتہا ثواب حاصل کیجیے۔

ہاتھ کے ناخن

دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی (نمبر 1) سے ناخن کاٹنا شروع کیجیے اور تصویر میں دیئے گئے ہندسوں کی ترتیب کے مطابق کاٹتے ہوئے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر مکمل کیجیے۔

پاؤں کے ناخن

دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی (نمبر 1) سے ناخن کاٹنا شروع کیجیے اور تصویر میں دیئے گئے ہندسوں کی ترتیب کے مطابق کاٹتے ہوئے بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر مکمل کیجیے۔

نماز کا مسنون طریقہ

(فقہ حنفی کے مطابق) (بشکریہ النور ٹرسٹ فیصل آباد)

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي
ایسے نماز پڑھو جیسے مجھے پڑھتا ہوا دیکھتے ہو

نماز شروع کرنے سے پہلے

یہ باتیں یاد رکھئے اور ان پر عمل کا اطمینان کر لیجئے۔

1- آپ کا رخ قبلے کی طرف ہونا ضروری ہے۔

2- آپ کو سیدھا کھڑے ہونا چاہیے اور آپ کی نظر سجدے کی جگہ پر ہونی چاہیے۔ گردن کو جھکا کر ٹھوڑی سینے سے لگا لینا بھی مکروہ ہے اور بلاوجہ سینے کو جھکا کر کھڑا ہونا بھی درست نہیں،

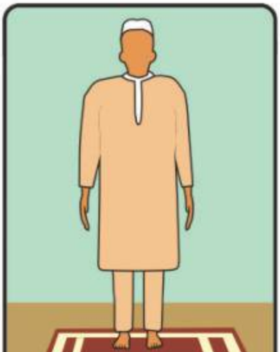

نماز شروع کرتے وقت

قیام میں پاؤں رکھنے کا صحیح طریقہ

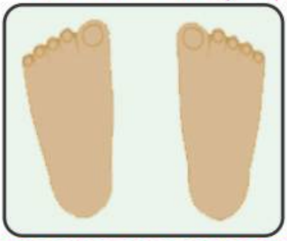

3- مذکورہ بالا طریقے پر ہاتھ اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہیں پھر دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں پہنچے کے گرد حلقہ بنا کر اسے پکڑ لیں اور باقی تین انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اس طرح پھیلا دیں کہ تینوں انگلیوں کا رخ کہنی کی طرف ہو۔

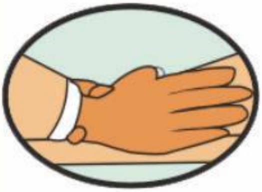

4- دونوں ہاتھوں کو مذکورہ بالا طریقے سے باندھ لیں۔

کھڑے ہونے کی حالت میں

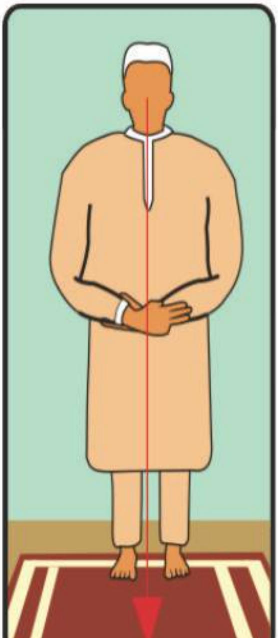

رکوع میں

1- اپنی کمر کو اس حد تک جھکائیں کہ گردن اور پشت تقریباً ایک سطح پر آجائے نہ اس سے زیادہ جھکیں نہ اس سے کم۔

2- دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح رکھیں کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں یعنی ہر دو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو اور اس طرح دائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے کو پکڑ لیں۔

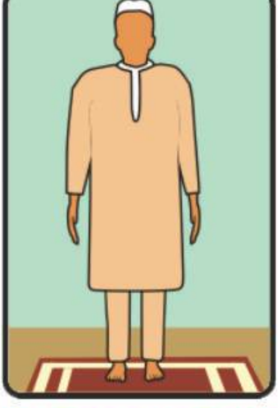

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت

1- رکوع سے کھڑے ہوتے وقت اتنے سیدھے ہو جائیں کہ جسم میں کوئی خم نہ رہے اور سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لك الحمد پڑھیں۔

سجدے میں جاتے وقت

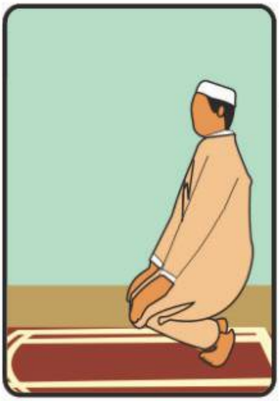

1- گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں پھر ناک پھر پیشانی۔

سجدے میں

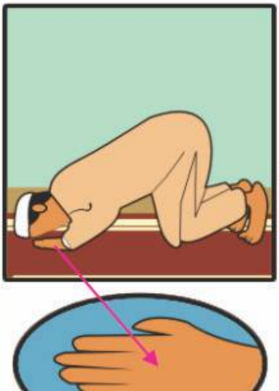

1- سجدے میں سر کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھیں کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہو جائیں۔

2- سجدے میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند ہونی چاہئیں یعنی انگلیاں بالکل ملی ہوئی ہوں نا کے درمیان میں فاصلہ ہو۔

دونوں سجدوں کے درمیان

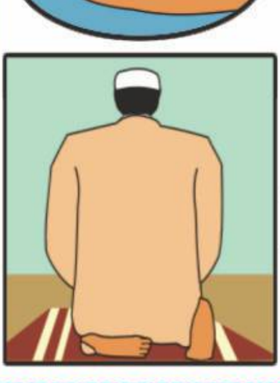

1- بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں پاؤں اس طرح کھڑا کرلیں کہ اس کی انگلیاں مڑ کر قبلہ رخ ہو جائیں بعض لوگ دونوں پاؤں کھڑے کر کے ان کی ایڑھیوں پر بیٹھ جاتے ہیں، یہ طریقہ صحیح نہیں۔

سجدہ سے قیام کی طرف

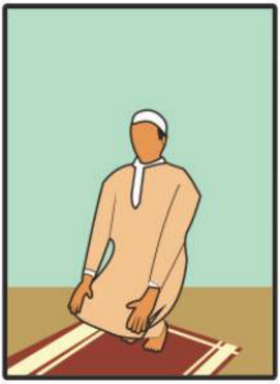

1- سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھائیں پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے۔

قعدے میں

1- قعدے میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہے جو سجدوں کے بیچ میں بیٹھنے کا ذکر کیا گیا۔

2- التحیات پڑھتے وقت جب اشھد ان لا پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کریں اور الا اللہ پر گرا دیں **التحیات کے بعد درود شریف اور دعائیں پڑھیں**

سلام پھیرتے وقت

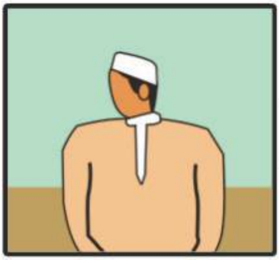

1- دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو آپ کے رخسار نظر آجائیں۔

2- سلام پھیرتے وقت نظریں کندھے کی طرف ہونی چاہئیں۔

3- جب دائیں طرف گردن پھیر کر السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہیں تو یہ **نیت کریں** کہ دائیں طرف جو انسان اور فرشتے ہیں ان کو سلام کر رہے ہیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود انسانوں اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں۔

دعا کا طریقہ

1- دعا کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے جائیں کہ وہ سینے کے سامنے آ جائیں دونوں ہاتھوں کے درمیان معمولی فاصلہ ہو، نہ ہاتھوں کو بالکل ملائیں اور نہ دونوں کے درمیان زیادہ فاصلہ رکھیں۔

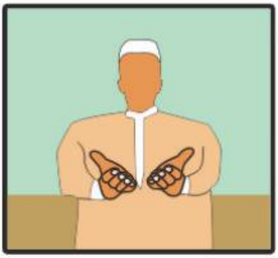

نماز پنجگانہ کی رکعات کا نقشہ۔

نماز	پیشگی سنتیں	فرض	سنت مؤکدہ	نفل	واجب	نفل	کل
فجر	2(مؤکدہ)	2	—	—	—	—	4
ظہر	4(مؤکدہ)	4	2	—	—	2	12
عصر	4(غیر مؤکدہ)	4	—	—	—	—	8
مغرب	—	3	2	—	—	2	7
عشاء	4(غیر مؤکدہ)	4	2	2	3وتر	2	17
جمعۃ المبارک	4(مؤکدہ)	2	2+4	2	—	—	14

نفل نمازوں کی تعداد	رکعات	اوقات
تحیۃ الوضو	2رکعات	ہر وضو کے بعد
تحیۃ المسجد	2رکعات	مکروہ اوقات کے علاوہ ہر وقت
اشراق	2سے4رکعات	سورج نکلنے کے بعد
چاشت	4سے12رکعات	زوال سے پہلے
اوابین	6سے20رکعات	نماز مغرب کے بعد
تہجد	2رکعات یا اس سے زائد جتنی بھی ہمت ہو	آدھی رات کے بعد

مسنون نماز کا عملی طریقہ

(حنبلی، شافعی اور اہلحدیث کے مسلک کے مطابق)

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي

ایسے نماز پڑھو جیسے مجھے پڑھتا ہوا دیکھتے ہو

جب مسلمان نماز ادا کرنے کا ارادہ کرے تو قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو پھر اللہ اکبر کہے اللہ اکبر کہتے وقت دونوں ہاتھوں کا کندھوں تک اٹھانا مسنون ہے۔ (بخاری و مسلم) دیکھیے تصویر نمبر 1 اور انگلیاں ملی ہوئی ہونی چاہئیں یا دونوں ہاتھ کانوں کے برابر تک اٹھائے۔ (بخاری و مسلم) دیکھیے تصویر 2 پھر داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر باندھ لے۔ (صحیح ابن خزیمہ) دیکھیے تصویر 3، 4 اور نظریں سجدے کی جگہ پر رکھیں پھر ثنا پڑھیں۔ (سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك) (ترمذی) یا پھر یہ دعا پڑھیں (اللهم باعد بيني وبين خطاياى كما باعدت بين المشرق و المغرب اللهم نقني من الخطايا كما ينقى الثوب الابيض من الدنس الهم اغسل خطاياى بالماء والثلج والبرد۔) (بخاری شریف) یہ سنت ہے۔

پھراعوذ باللّٰہ اوربسم اللّٰہ پڑھ کرسورہ فاتحہ پڑھے یہ رکن نماز ہےاس کے پڑھے بغیرنماز نہیں ہوتی سورۃ فاتحہ کے بعدقرآن کریم میں سے جوآسان ہو پڑھے پھراللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے ۔ رکوع میں جاتے وقت دونوں ہاتھ کندھوں تک یا کانوں تک اٹھائے جس طرح نماز شروع کرتے وقت اٹھائے تھے۔(بخاری ومسلم،ابوداؤد)(دیکھئے تصویر 2,1)

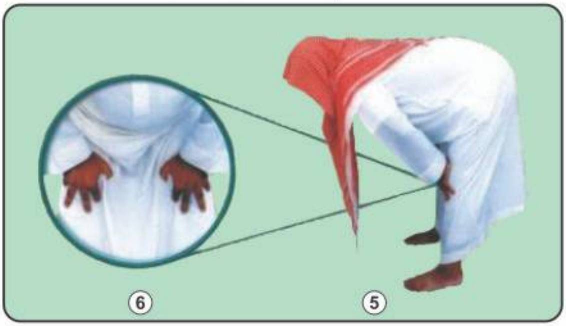

رکوع میں کمر سیدھی رکھے (ابوداؤد، طبرانی) (دیکھئے تصویر 5) دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے انگلیاں کھلی رکھے۔(ابوداؤد،ابن خزیمہ)دیکھئے تصویر6اوررکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھے(ابوداؤد، ابن ماجہ)یایہ پڑھے(سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفرلی) (بخاری ومسلم)یا (سبوح قدوس رب الملائكة والروح)۔(مسلم)

رکوع کرنے کے یہ دونوں طریقے غلط ہیں

ان دعاؤں میں سے کسی کا ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہےاس سے زیادہ سنت ہے پھر رکوع سے سر اٹھائے سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہےاوردونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں تک اٹھائے جس طرح تصویر1

اور 2 میں ہے پھر (ربنالك الحمد) یا(ربنا ولك الحمد) یا(اللهم ربنا ولك الحمد) کہےاور خوب اطمینان سے کھڑا رہے (بخاری) پھر سجدہ کے لیے اللّٰہ اکبر کہتا ہوا جھکے گھٹنوں سے پہلے ہاتھ زمین پر رکھے یا ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے۔ (ابوداوٗد) دیکھئے تصویر 7 اور 8۔

نماز کے لیے ضروری ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کرے۔ دونوں قدموں پر، دونوں گھٹنوں پر، دونوں ہاتھوں پر اور پیشانی وناک پر سجدہ کی حالت میں ان سات اعضاء میں سے کسی بھی حصے کا زمین سے اٹھا رہنا جائز نہیں ہے۔ (بخاری ومسلم) سجدہ میں بازوؤں کو پہلوؤں سے، پیٹ کو رانوں سے اور دونوں گھٹنوں کو الگ رکھے۔ (بخاری ومسلم) دیکھئے تصویر 10۔ سجدہ میں دونوں ایڑیوں کو ملا کر رکھے۔ (بیہقی) دیکھئے تصویر 9 سجدہ میں (سبحان ربی الاعلی) (ابوداوٗد) (سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفرلی) (بخاری ومسلم) ایک بار پڑھے۔ ایک سے زائد بار پڑھنا سنت ہے۔

پھر اللّٰہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ سے سر اٹھائے اور اطمینان سے بیٹھ جائے۔ (بخاری ومسلم) سیدھے پیر کے پنجے کو کھڑا رکھے اور بائیں پر بیٹھے۔ دیکھئے تصویر 12 اسی جلسے میں دونوں ہاتھوں کو

رانوں پر انگلیوں کی پوروں کو گھٹنوں کے پاس رکھے۔ دیکھئے تصویر 11 یا دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر اس طرح رکھے کہ جیسے وہ انہیں تھامے ہوئے ہے۔

سجدہ کرنے کا یہ طریقہ غلط ہے

اس جلسے میں (رب اغفرلی) (ابن ماجه) یاالـلهـم اغفرلی وعـافـنـی وارحـمـنـی واهدنـی وارزقنی ایک بار پڑھنا واجب ہے اور ایک سے زائد بار پڑھنا سنت ہے۔ (مسلم، ابوداؤد) پھر پہلے سجدے کی طرح دوسرا سجدہ کرے۔ (بخاری ومسلم)

پھر دوسرے سجدے سے الـلـه اکبر کہتے ہوئے اٹھے اور اطمینان سے بیٹھنے کے بعد دوسری رکعت کے لیے زمین پر ہاتھ ٹیک کر کھڑا ہو جائے۔ (بخاری ومسلم)

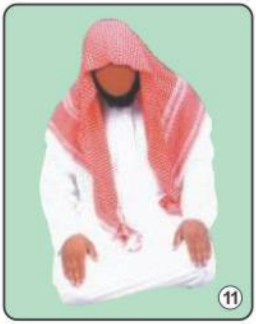

پھر دوسری رکعت پہلی رکعت کی طرح پڑھے اس میں دعا ثنا نہ پڑھے پھر دوسری رکعت مکمل کر کے اسی طرح بیٹھ جائے جیسے دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا اور تشہد پڑھے التحیات لله والصلوة والطیبات السلام علیك ایها النبی ورحمة الـلـه وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصلحین،

اشهـد ان لا الـه الا الله واشهـد ان مـحـمـدا عبدهورسوله لیکن آخری تشہد میں تورک کرے یعنی بائیں پیر کو بچھائے ہوئے دائیں جانب نکالے اور بائیں کولہے پر بیٹھے دیکھئے تصویر 13 اور اسی میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھے۔ الـلـهـم صلی علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی

ابراهیم وعلی ال ابراهیم انك حمید مجید۔ اللھم بارك علی محمد و علی ال محمد کما بارکت علی ابراهیم و علی ال ابراهیم انك حمید مجید۔ (بخاری ومسلم)

13

تشہید اول اور تشہد آخر میں داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور بڑی انگلی کو ملا کر حلقہ بنائے اور شہادت کی انگلی سے دعائیہ الفاظ سے گزرتے وقت پورے تشہد میں اشارہ کرے۔ بقیہ دو انگلیوں کو بند کر لے۔ اسی طرح اشارہ پورے تشہد میں کرتا رہے۔ (مسلم) دیکھئے تصویر 14

14

آخری تشہد میں درود کے **بعد** دعائیں پڑھے پھر دائیں بائیں سلام پھیرے۔

السلام علیکم ورحمة الله، السلام علیکم ورحمة الله۔ (ابوداؤد)

سفرِ آخرت کا مسنون طریقہ

(بشکریہ النور ٹرسٹ فیصل آباد)

موت اور قرآن کریم

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ط وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط فَمَنْ زُحْزِحَ
عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ط وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ٥
(آل عمران، ۱۷۵)

ترجمہ: ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور تم سب کو (تمہارے اعمال کے) پورے پورے بدلے قیامت ہی کے دن ملیں گے پھر جس کسی کو دوزخ سے ہٹالیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا وہ صحیح معنوں میں کامیاب ہو گیا اور یہ سب دنیاوی زندگی (جنت کے مقابلے میں) دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔

خوبصورت حسین یہ بدن ہے
اس کو بے جان ہونا پڑے گا

غسل کا سامان

نہلانے کے لیے پانی کے برتن، لوٹا، غسل کا تختہ، استنجے کے ڈھیلے 3 یا 5 عدد، بیری کے پتے 2 مٹھی، لوبان 12 گرام، عطر 3 گرام، روئی ایک بنڈل، قینچی، گل خیرو 50 گرام تہبند (چادریں) دو عدد، دستانے دو عدد۔

فوت ہوتے ہی میت کی آنکھیں بند کر کے اس کے جبڑوں کو درست کر کے ایک دھجی لے کر سر پر گرہ لگا دیں

دونوں پاؤں کے انگوٹھے ملا کر ایک دھجی سے باندھ دیں

فرش مخمل پہ اے سونے والو تمہیں قبروں میں سونا پڑے گا
اپنے اعمال کا جائزہ لو ورنہ قبر میں رونا پڑے گا

میت کو غسل دینے کا مفصل طریقہ

جس تختہ پر غسل دیا جائے اس کو تین، پانچ یا سات دفعہ لوبان کی دھونی دے لو اور میت کو اس طرح لٹاؤ کہ قبلہ اس کے دائیں طرف ہو۔ اگر موقع نہ ہو اور کچھ مشکل ہو تو جس طرح چاہو لٹا دو۔ غسل دینے کے لیے بیری کے پتے ڈال کر گرم پانی تیار کر لیں جب نیم گرم رہ جائے تو اس سے غسل دیں۔ اگر بیری کے پتے میسر نہ ہوں تو یہی سادہ نیم گرم پانی کافی ہے۔ بہت تیز گرم پانی سے غسل نہ دیں۔ غسل دینے کے لیے گھر کے برتن استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ اگرچہ وہ مستعمل ہوں۔ نئے برتن منگوانا ضروری نہیں جس جگہ غسل دیا جائے وہ ایسی ہو کہ پانی بہہ کر پھیل نہ جائے ورنہ لوگوں کو چلنے پھرنے میں تکلیف ہوگی جس جگہ غسل دیا جائے وہاں پردہ ہونا ضروری ہے۔ میت کے بالوں میں کنگھی نہ کرو نہ ناخن کاٹو نہ کہیں سے بال کاٹو سب اسی طرح رہنے دو۔ اگر نہلانے میں میت کا کوئی عیب دیکھیں تو کسی سے نہ کہیں۔ اگر خدانخواستہ مرنے سے اس کا چہرہ بگڑ گیا یا کالا ہو گیا تو یہ بھی نہ کہیں اور بالکل اس کا چرچا نہ کریں کہ سب ناجائز ہیں۔ اگر کوئی اچھی علامت دیکھیں مثلاً چہرہ کی نورانیت اور تبسم تو اسے ظاہر کر دینا مستحب ہے۔

مسئلہ: ناف سے لے کر گھٹنوں تک دیکھنا جائز نہیں اور اس پر نگاہ بھی نہ ڈالیں غسل شروع کرنے سے پہلے بائیں ہاتھ میں دستانہ پہن کر مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے استنجا کراؤ پھر پانی سے پاک کرو پھر وضو اس طرح کراؤ کہ نہ کلی کراؤ نہ ناک میں پانی ڈالو نہ گٹے (پہنچے) تک ہاتھ دھلاؤ بلکہ روئی کے پھائے سے صاف کرو اور اگر غسل کی ضرورت (جنابت) **کی حالت میں موت ہوئی یا عورت کا انتقال** حیض یا نفاس کی حالت میں ہوا ہو تو بھی منہ اور ناک میں پانی ڈالنا ضروری نہیں بلکہ روئی کے پھائے کو تر کر کے صاف کرو۔ پھر ناک اور منہ اور کانوں میں روئی رکھ دو تاکہ وضو اور غسل کرتے وقت پانی اندر نہ جائے پھر منہ دھلاؤ پھر ہاتھ کہنیوں سمیت دھلاؤ پھر سر کا مسح کراؤ پھر تین دفعہ دونوں پیر دھوؤ۔

مسئلہ: جب وضو کرا چکو تو سر کو (اور اگر مرد ہے داڑھی کو بھی) گل خیرہ سے یا خطمی یا کھلی یا بیسن یا صابن وغیرہ سے کہ جس سے صاف ہو جائے مل کر دھو دو پھر اسے بائیں کروٹ پر لٹاؤ اور بیری کے پتوں میں پکایا ہوا نیم گرم پانی دائیں کروٹ پر تین دفعہ سر سے پیر تک اتنا ڈالو کہ نیچے کی طرف بائیں کروٹ تک پہنچ جائے پھر دائیں کروٹ پر لٹا کر اسی طرح سر سے پاؤں تک تین دفعہ اتنا پانی ڈالو کہ نیچے کی جانب کروٹ

تک پہنچ جائے۔اس کے بعد میت کو اپنے بدن کی ٹیک لگا کر ذرا بٹھلانے کے قریب کردو اور اس کے پیٹ کو اوپر سے نیچے کی طرف آہستہ آہستہ ملو اور دباؤ۔ اگر کچھ فضلہ (پیشاب یا پاخانہ وغیرہ) خارج ہو تو صرف اسی کو پونچھ کر دھو دو۔ غسل دہرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس ناپاکی کے نکلنے سے میت کے وضو اور غسل میں کوئی نقصان نہیں آتا پھر اس کو بائیں کروٹ پر لٹا کر دائیں کروٹ پر کافور ملا ہوا پانی سر سے پاؤں تک تین دفعہ خوب بہادو کہ نیچے بائیں کروٹ بھی خوب تر ہو جائے پھر دوسرا دستانہ پہن کر سارا بدن کسی کپڑے سے خشک کر کے دوسرا تہہ بند بدل دو پھر چارپائی پر کفن کے کپڑے اس طریقے سے اوپر نیچے بچھاؤ جو آگے ''کفن پہنانے کے مسنون طریقہ'' میں لکھا ہے پھر میت کو آہستگی سے غسل کے تختے سے اٹھا کر کفن کے اوپر لٹا دو اور ناک، کان، منہ سے روئی نکال دو۔ نہلانے کا جو طریقہ اوپر بیان ہوا سنت ہے لیکن اگر کوئی اس طرح تین دفعہ نہ نہلائے بلکہ صرف ایک دفعہ سارے بدن کو دھو ڈالے تب بھی فرض ادا ہو جائے گا۔

میت کو غسل دینے کی عملی مشق

اپنے رشتہ داروں، عزیزوں کو خود غسل دیں کہ یہ مرنے والے کی آخری خدمت ہے۔

1- غسل سے پہلے نہلانے والے تختے کو لوبان کی دھونی دیں۔

2- غسل سے پہلے انگوٹھوں کی دھجی کھول دیں۔

3- غسل سے پہلے سر کی دھجی کو بھی کھول دیں۔

4- احتیاط سے قمیض کو قینچی سے کاٹ دیں تاکہ میت کو تکلیف نہ ہو قمیض کو سیدھے ہاتھ کی طرف سے کاٹنا شروع کریں۔

5- اب قمیض کٹ چکی ہے جسم پر چادر ڈال کر شلوار اور قمیض کو نیچے کی طرف اتار دیں اور پینٹ کو کاٹ دیں۔

6- غسل دیتے وقت میت کے اوپر موٹی چادر اس طرح ڈال دیں تاکہ بے پردگی نہ ہو جسم کے اوپر باریک کپڑا ڈالنے سے جب کپڑا بھیگ جاتا ہے میت کے اعضا نظر آتے ہیں۔

7- بائیں ہاتھ پر دستانہ یا تھیلی پہن کر استنجاء کرائیں۔

8- پہلے بائیں کروٹ پر لٹا کر دائیں کروٹ پر پانی ڈالیں۔

9- پھر دائیں کروٹ پر لٹا کر بائیں کروٹ پر پانی ڈالیں۔

10- میت کو اپنے بدن کی ٹیک لگا کر ذرا بٹھلانے کے قریب کر کے اس کے پیٹ کو اوپر سے نیچے کی طرف آہستہ آہستہ ملیں۔

11- میت کو احتیاط سے...... چار پائی پر لٹائیں۔

مرد کا کفن

مرد کے کفن کے لیے مسنون کپڑے تین ہیں۔

لفافہ: یعنی وہ چادر جو سب سے پہلے چار پائی پر بچھائی جاتی ہے۔

ازار: یعنی وہ چادر جو دوسرے نمبر پر بچھائی جاتی ہے۔ (سر سے پاؤں تک)

کفنی: کرتہ بغیر آستین اور بغیر کلی کا سلائی کے بغیر (گردن سے پاؤں تک)

اب بالغ آدمی کے کفن کو پیائش کے ساتھ ایک جگہ لکھ دیا جاتا ہے تا کہ آسانی ہو۔

نمبر شمار	نام پارچہ	طول	عرض	اندازۂ پیائش
1	ازار	سوا دو میٹر	ڈیڑھ میٹر	سر سے پاؤں تک
2	لفافہ	سو دو میٹر	ڈیڑھ میٹر	ازار سے نو انچ زیادہ
3	کرتہ، قمیض یا کفنی	دو میٹر	ایک میٹر	گردن سے پاؤں تک

موت اور حدیث

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کو یاد رکھنے اور اس کی تیاری کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا لذتوں کو توڑ دینے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد کرو۔ (رواہ الترمذی والنسائی، ابن ماجہ، مشکوۃ ص40)

1- میت کو کفن پہنانے کی ابتداء پہلے چارپائی پر تینوں بند رکھیں۔

چھوڑ دے زندگی کا یہ میلا
جائے گا تو یہاں سے اکیلا

2- پہلی چادر۔

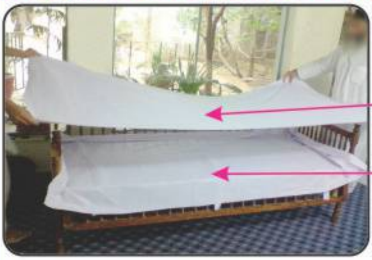

3- دوسری چادر

پہلی چادر

ایک روز جہاں سے تو آیا
ایک روز تو جانا پڑے گا

4- قمیض یا کفنی

میت کا سر یہاں آئے گا

قمیض کا اوپر والا حصہ... سر کی طرف لپیٹ دیں۔

5- سر کی طرف لپیٹ کر رکھ دیں قمیض کا اوپر والا حصہ میت کے پاؤں پر ڈال دیں۔

میت کو قمیض پہنا کر میت کے سر اور داڑھی کو عطر وغیرہ کوئی خوشبو لگا دیں اور پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر (کہ جن اعضاء پر آدمی سجدہ کرتا ہے) کافور مل دیں۔

خوبصورت حسین یہ بدن ہے
اس کو بے جان ہونا پڑے گا

6- اوپروالی چادر کا بائیں طرف والا حصہ میت پر ڈالیں۔(یعنی الٹے ہاتھ والا)

7- پھراوپروالی چادر کا دائیں طرف والا حصہ میت پر ڈالیں۔(یعنی سیدھے ہاتھ والا)

8- نیچے والی چادر کا بائیں طرف والا حصہ میت پر ڈالیں (یعنی الٹے ہاتھ والا)

9- پھر نیچے والی چادر کا دائیں طرف والا حصہ میت پر ڈالیں (یعنی سیدھے ہاتھ والا)

10- کفن پہنانے کے بعد سر کی طرف سے شروع کر کے تینوں بند باندھ دیں۔

دنیا کے عمدہ لباس اتار دیے جائیں گے اور سادہ سفید چادروں میں لپیٹ دیا جائے گا۔

عورت کا کفن

عورت کے کفن کے لیے مسنون کپڑے پانچ ہیں۔

نمبر شمار	نام پارچہ	طول	عرض	اندازۂ پیمائش
1	ازار	سوا دو میٹر	ڈیڑھ میٹر	سر سے پاؤں تک
2	لفافہ	سوا دو میٹر	ڈیڑھ میٹر	ازار سے نو انچ زیادہ
3	کرتہ، قمیض یا کفنی	دو میٹر	ایک میٹر	گردن سے پاؤں تک
4	سینہ بند	پونے دو میٹر	ایک میٹر	زیر بغل سے رانوں تک
5	سر بند	ایک میٹر	27انچ	جہاں تک آ جائے

عورت کے کفن پہنانے میں فرق......سینہ بند اور سر بند

1- سر کی طرف لپیٹ کر رکھا گیا قمیض کا اوپر والا حصہ میت کے بدن پر ڈال دیں۔
میت کو قمیض پہنا کر میت کے سر کو عطر وغیرہ کوئی خوشبو لگا دیں اور پیشانی، ناک دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر (کہ جن اعضاء پر سجدہ کرتی تھی) کافور مل دیں۔

2- سینہ بند بازوؤں کے اندر سے باہر نکال لیں سینہ بند کو سینے پر گانٹھ دے دیں۔

سینہ بند بغل سے رانوں تک ہو تو زیادہ اچھا ہے ورنہ ناف تک بھی درست ہے اور چوڑائی میں اتنا ہو کہ بندھ جائے۔

3- بالوں کو گردن کے دائیں بائیں دونوں کندھوں کے اوپر سینے پر رکھیں کمر بند تین ہاتھ لمبا ہو اور یہاں سے سر بند ڈالنا شروع کریں۔

نوٹ: باقی ترتیب کفن پہنانے کی عورتوں میں بھی مردوں والی ہے

4- عورت کی چارپائی پر اس طرح کپڑا ڈال دیں کہ جسم پر نظر نہ پڑے۔

5- کلمے والی چادر سے گریز کیا جائے اگر ڈالنی بھی ہو تو چادر ڈالنے کا صحیح طریقہ چادر کے اوپر قرآنی آیات لکھی ہوتی ہیں اس لیے پاؤں سے اوپر رکھیں۔

6- عورت کی میت لحد میں اتارتے وقت چادر سے پردہ کریں اور عورت کے محرم رشتے دار اس کو قبر میں اتاریں۔

خاک سے یہ بنا جسم تیرا
خاک میں ہی یہ مل جائے گا

7- میت لٹانے کا غلط طریقہ

8- تابوت میں بھی اسی طرح لٹانا ہے۔

میت لٹانے کا صحیح طریقہ

مٹی ڈالنے کا مستحب طریقہ

سرہانے کی طرف سے ابتداء کی جائے اور ہر شخص تین مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں سے مٹی بھر کر قبر میں ڈال دے۔

پہلی مرتبہ

مٹی ڈالتے وقت کی دعا

منها خلقنكم

اسی مٹی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا

دوسری مرتبہ

مٹی ڈالتے وقت کی دعا

وفيها نعيدكم

اور اسی مٹی میں ہم تمہیں لوٹائیں گے۔

تیسری مرتبہ

مٹی ڈالتے وقت کی دعا

ومنها نخرجكم تارة اخرى۔

اور اسی مٹی سے ہم تم کو دوبارہ نکالیں گے

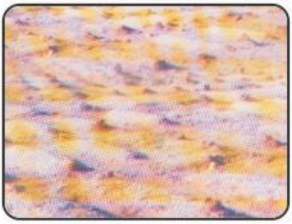

سنت کے مطابق بنائی گئی کچی قبروں کا منظر

جن کے متعلق احادیث میں سخت وعید آئی ہے۔

آقا ﷺ کی قبر مبارک لحد کے طریقے پر تھی

اگر جانے والا جنتی ہے تو اُس کے لیے
جنت سے پھول اور خوشبوئیں آئیں گی

بالغ مرد و عورت کی میت کے لئے دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِنَا
وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ
عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ

ترجمہ: اے اللہ! بخش ہمارے زندہ اور مردہ کو اور ہمارے حاضر اور غائب کو
اور ہمارے چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے مرد اور عورت کو
اے اللہ! جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھے تو اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو تو
ہم میں سے وفات دے تو اسے ایمان پر وفات دے۔ (مشکوٰۃ)

نابالغ بچی کی میت کے لئے دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا
اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً

ترجمہ: اے اللہ! بنا اس کو ہمارے لئے پیش رو اور بنا اس کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ اور بنا اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والی اور سفارش قبول کی گئی۔ (شامی)

نابالغ بچے کی میت کے لئے دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا
اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا

ترجمہ: اے اللہ! بنا اس کو ہمارے لئے پیش رو اور بنا اس کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ اور بنا اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والا اور سفارش قبول کیا گیا۔ (شامی)

نوٹ: حنفیہ کے نزدیک پہلے قبلہ رو ہو کر۔ اللہ اکبر، کہا جائے گا اور اور کانوں تک ہاتھ اٹھا کر ناف کے نیچے باندھے جائیں گے۔ پھر ثناء پڑھی جائے گی پھر دوسری تکبیر کہی جائے گی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درودھ پڑھا جائے گا۔ پھر تیسری تکبیر کہی جائے گی، اور میت کے لئے دعا کی جائے گی۔ پھر چوتھی تکبیر کہی جائے گی، اور اس کے بعد دائیں اور بائیں دونوں طرف سلام پھیر دیا جائے گا۔ (شافیعہ، حنبلیہ، اور اہل حدیث) کے نزدیک پہلی تکبیر کے بعد سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھی جائے گی۔ (فقہ السنہ)

زکوۃ کے مسائل

زکوۃ فرض تو اس کے مسائل کا جاننا بھی فرض

زکوۃ کے احکام کا علم فرض ہے زکوۃ چونکہ اسلام کا اہم رکن اور فریضہ ہے ،اور بہت سی صورتوں میں مسلمان پر اس کی ادائیگی عملاً فرض ہے چنانچہ اس سلسلہ میں شرعی احکام کی رعایت فرض ہوجاتی ہے،اس لئے زکوۃ کی فرضیت کا علم حاصل کرنا اور اس سلسلہ میں کوتاہی سے بچنا فرض ہے،تاکہ اس کی روشنی میں اپنے عقیدہ کو درست اور زکوۃ کو صحیح صحیح ادا کیا جاسکے۞

زکوۃ کے مسائل کافی گہرے اور باریک ہوتے ہیں، اس لئے بہتر تو یہی ہے کہ ہر شخص زکوۃ ادا کرنے کیلئے اپنی مالی صورت حال کسی معتبر مفتی صاحب کو بتا کر مسئلہ معلوم کرے،تاہم زکوۃ کے بارے میں چند اصول ذکر کئے جاتے ہیں جن سے زکوۃ کے مسائل سمجھنے میں مدد ملے گی

زکوۃ کن مالوں پر واجب ہوتی ہے؟

شریعت نے جن اموال پر زکوۃ واجب کی ہے وہ یہ ہیں

سونا

چاندی

نقد روپے

یعنی رائج کرنسی چاہے کسی ملک کی ہو

سامان تجارت

سامان تجارت اس چیز کو کہتے ہیں جس کو خریدتے وقت آگے بیچ کر نفع کمانے کی نیت ہو اور اب تک بیچنے کی نیت برقرار بھی ہو پلاٹ، مکان، مشینری، سامان مثلاً کپڑے، فرنیچر، برتن، کتابیں وغیرہ جو بیچنے کیلئے خریدے ہوں تو ان پر زکوۃ ضروری ہوگی اور اگر یہ چیزیں بیچنے کیلئے نہیں بلکہ ذاتی استعمال کیلئے خریدی ہوں تو ان پر زکوۃ نہیں ہوگی۞

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ سامان تجارت پر زکوۃ واجب ہوتی ہے، مثلاً کسی کا مکان ہے اور وہ اس کو بیچنے کا ارادہ نہیں رکھتا بلکہ کرایہ پر دے کر نفع حاصل کرتا ہے اس مکان کی مالیت پر زکوۃ نہیں ہوگی جو کرایہ وصول کیا گیا ہے اگر وہ سال بھر محفوظ رہے اور بقدر نصاب ہو تو اس پر زکوۃ فرض ہوگی۞

تنبیہ: مذکورہ چار قسم کے اموال کے علاوہ جانوروں میں بھی زکوۃ فرض ہوتی ہے، جس کا نصاب اور ہے، اور زکوۃ کی مقدار کا ضابطہ الگ ہے۞
مزید تفصیل کیلئے درج ذیل ’’نقشہ‘‘ ملاحظہ فرمائیں۞

زرعی پیداوار پر عشر واجب ہے، جس کی تفصیل آگے بیان ہوگی (انشاءاللہ)

قابل زکوٰۃ اثاثے	ناقابل زکوٰۃ اثاثے
سونا 7.50 تولہ ◆ چاندی 52.50 تولہ	رہائشی مکان (ایک ہو یا زیادہ)
بینک میں جمع شدہ رقم ◆ کرنسی (روپیہ، دینار، ڈالر، یورو)	دکان (دکان کا مال قابل زکوٰۃ ہے)
کارخانہ کا تیار مال ☆ کمپنی کے شیئرز ☆ پولٹری فارم (مرغی فارم)	فیکٹری کی زمین ◆ فیکٹری کی مشین ◆ زرعی زمین
تجارت کی نیت سے خریدا ہوا پلاٹ	دکان، گھر، دفتر، فیکٹری کا فرنیچر
دکان یا گودام میں جمع کیا ہوا مال	مکان، دکان، اسکول یا فیکٹری بنانے کیلئے خریدا ہوا پلاٹ
کسی کے پاس امانت رکھی ہوئی رقم ◆ جمع کرائی ہوئی کمیٹی	کرایہ پر چلانے کیلئے ٹرانسپورٹ (ٹیکسی، رکشہ، ٹرک، منی بس)
وہ قرضہ جو دوسروں سے وصول کرنا ہے	لیئر مرغی (انڈے، مال تجارت میں شامل ہو کر قابل زکوٰۃ ہیں)
کارخانے کا وہ مال جو تیاری کے مراحل میں ہو	کرایہ پر دیا ہوا مکان، دکان یا فلیٹ (یاد رہے کہ کرایہ قابل زکوٰۃ ہے)
جمع کرائی ہوئی حج کی اتنی رقم، جو معلم کی فیس اور کرایہ جات کاٹ کر حاجی کو واپس کر دی جاتی ہے	

انتباہ! فیکٹری کی مشینری اور فرنیچر قابل زکوٰۃ اثاثے نہیں ہے لیکن اگر کسی شخص نے ایسی دکان بنائی جس میں مشینری یا فرنیچر بکتا ہو تو اب یہ اشیاء "مال تجارت" ہونے کی وجہ سے قابل زکوٰۃ اثاثوں میں شامل ہیں۔

زکوٰۃ واجب ہونے کی شرائط

مندرجہ بالا مالوں پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جبکہ درج ذیل شرطیں موجود ہوں۔

- مال کا مالک عاقل، بالغ اور مسلمان ہو، نابالغ بچے کے مال، مجنون (پاگل) اور کافر کے مال میں زکوٰۃ نہیں ہوتی۔
- نصاب کے بقدر مال کا مالک بننے کے بعد ایک سال گزر چکا ہو۔
- مال کا مالک مقروض نہ ہو اگر اس پر قرضہ واجب ہو تو اتنی مالیت منہا کر کے باقی میں سے زکوٰۃ کا حساب لگایا جائے گا۔
- سونا، چاندی، نقد روپے کے علاوہ تمام اشیاء پر زکوٰۃ اس وقت ضروری ہو گی جبکہ وہ "تجارت" کی نیت سے خریدے گئے ہوں گے۔

نصاب زکوٰۃ

کسی مال پر زکوٰۃ ضروری ہونے کیلئے شریعت نے مقدار مقرر فرمائی ہے، جو مال اس سے کم مقدار میں ہو اس پر زکوٰۃ ضروری نہیں ہوتی، شریعت کی اس مقرر کردہ مقدار کو "نصاب زکوٰۃ" کہا جاتا ہے۔

ZAKAT
Calculator

نصاب کی تفصیل

نصاب کی تفصیل یہ ہے کہ سونا چاندی نقد روپے یا سامان تجارت میں سے صرف ایک ہی چیز کسی کی ملکیت میں ہو تو نصاب اور ہے ✪

ان چار قسم کے مالوں میں سے کسی کی ملکیت میں بیک وقت دو یا اس سے زیادہ موجود ہوں تو نصاب اور ہے ، کسی کی ملکیت میں ان چار مالوں میں سے صرف سونا ہو، چاندی، نقد روپے اور سامان تجارت میں سے کوئی چیز نہ ہو تو زکوٰۃ اس وقت ضروری ہوگی، جبکہ وہ سونا وزن میں ساڑھے سات تولہ یا اس سے زیادہ ہو، اگر کسی کی ملکیت میں صرف چاندی ہو، باقی تینوں چیزیں نہ ہوں تو ساڑھے باون تولہ یا اس سے زیادہ پر زکوٰۃ ضروری ہوگی، اگر کسی کی ملکیت میں صرف نقد روپے ہوں یا صرف سامان تجارت ہو تو ان پر زکوٰۃ اس وقت ضروری ہوگی جبکہ ان کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو، اگر ان چاروں مالوں میں سے کسی کے پاس دو یا دو سے زیادہ چیزیں موجود ہوں مثلاً کچھ سونا اور اس کے ساتھ کچھ چاندی ہو یا کچھ سونا اور اس کے ساتھ کچھ نقد روپے ہوں تو اس صورت میں سونا، چاندی کے وزن کا لحاظ نہیں ہوگا بلکہ ان تمام کی مجموعی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو تو ان پر زکوٰۃ فرض ہوگی ★

نصاب پر سال گزرنے کا مطلب

آپ قمری ماہ کی جس تاریخ کو صاحبِ نصاب ہوئے تھے، ہمیشہ وہی تاریخ آپ کی زکوٰۃ کے حساب کے لئے متعین رہے گی، آئندہ سال اس تاریخ میں آپ کے پاس سونا، چاندی، مالِ تجارت اور نقدی جو کچھ بھی ہو اور جتنی مقدار میں ہو، بشرطیکہ نصاب سے کم نہ ہو، نصاب کے بقدر ہو یا زیادہ ہو، خواہ ایک ہی روز قبل ملا ہو، سب کی زکوٰۃ فرض ہوگی، خواہ درمیان سال میں کمی بیشی ہوتی رہی ہو، گویا سال کے اول و آخر میں نصاب کامل ہو تو تمام موجود مال کی زکوٰۃ فرض ہوگی، مال کے ہر ہر جزو پر سال گزرنا لازمی نہیں ★

زکوٰۃ کا حساب ہمیشہ اسی تاریخ میں کرنا فرض ہے، البتہ اگر درمیان سال میں مذکورہ چاروں اشیاء میں سے کسی بھی چیز کی تھوڑی سی مقدار بھی نہ رہی، سب چیزیں بالکل ختم ہوگئیں تو اب جس تاریخ میں دوبارہ آپ صاحبِ نصاب ہوں گے وہ متعین ہوگی ★

اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ صاحبِ نصاب بننے کی تاریخ کا یاد رکھنا لازم ہے ★

اگر غفلت سے وہ تاریخ یاد رکھنے کا اہتمام نہیں کیا یا بھول گئے تو غور و فکر کے بعد جس تاریخ کا ظن غالب ہو وہ متعین ہوگی، اگر کسی تاریخ کا بھی ظن غالب نہ ہو تو خود کوئی قمری تاریخ متعین کرلی جائے، اس صورت میں اگر کوئی زیادہ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے رمضان کی کوئی تاریخ متعین کرلے تو کوئی مضائقہ نہیں، بلکہ کثرتِ ثواب کی وجہ سے مناسب ہے، آئندہ ہمیشہ اسی معین کردہ تاریخ میں حساب کیا جائے اور ان دونوں صورتوں میں احتیاطاً کچھ زیادہ ادا کرلیں تو بہتر ہے، تاکہ تاریخ آگے پیچھے ہونے کی وجہ سے جو فرق ہوگیا ہو، وہ فرق بھی پورا ہوجائے ★

ایک غلط دستور کی اصلاح

مثال کے طور پر ایک شخص پر یکم جمادی الثانیہ یا یکم شعبان کو زکوٰۃ فرض ہو گئی تھی، یکم جمادی الثانیہ یا یکم شعبان کو اس کے پاس کل مالِ زکوٰۃ دس لاکھ مالیت کے برابر تھا، جمادی الثانیہ یا شعبان میں نصف مال خرچ ہو گیا یا کسی کو ہبہ کر دیا اور یکم رجب یا یکم رمضان کو صرف پانچ لاکھ سرمایہ رہ گیا، ظاہر ہے یہ شخص اگر رجب یا رمضان میں زکوٰۃ کا حساب لگائے گا تو صرف پانچ لاکھ کی زکوٰۃ کا حساب لگائے گا، جبکہ اس پر دس لاکھ کی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے اس لئے یہ جو دستور ہو گیا ہے کہ رجب یا رمضان میں زکوٰۃ کا حساب کرتے ہیں یہ بالکل غلط ہے، اس کی اصلاح ضروری ہے۔

البتہ اگر کوئی شخص حساب تو اپنے وقت پر لگا لیتا ہے مگر ادا کرنے کے لئے رمضان کا انتظار کرتا ہے تو اگرچہ مذکورہ بالا قباحت سے بچ جاتا ہے، مگر اس میں بھی یہ خرابی ضرور ہے کہ اداءِ فرض میں بلا عذر تاخیر کرنے میں گناہ ہونے کے ساتھ ساتھ یہ اندیشہ ہے کہ موت کا پیغام آجائے اور وہ فرض ذمہ میں باقی رہ جائے، بسا اوقات وصیت کرنے کا موقع بھی نہیں ملتا یا موقع ملنے کے باوجود اس میں عموماً غفلت ہو جاتی ہے، وصیت کے باوجود بسا اوقات ورثا زکوٰۃ ادا نہیں کرتے، ایسی صورت میں موت کے بعد بھی اس فرض کا ادا ہونا ممکن نہیں ہوتا۔

اس لئے جب زکوٰۃ فرض ہو جائے تو اسے جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اس میں تاخیر صحیح نہیں۔

شمسی تاریخ سے قمری تاریخ کی طرف تبدیلی کس طرح ہو

اگر کوئی شخص شمسی تاریخ کے مطابق زکوٰۃ ادا کرتا رہا تو اس پر لازم ہے کہ شمسی حساب کو چھوڑ کر کوئی قمری تاریخ زکوٰۃ نکالنے کے لئے مقرر کرے اور آئندہ اس کے مطابق زکوٰۃ ادا کرتا رہے لیکن گزشتہ کئی سالوں میں اگر شمسی تاریخ کے حساب سے زکوٰۃ دی ہے تو شمسی اور قمری سال کے درمیان چند دنوں کا فرق معلوم کر کے قمری سال کے حساب سے زکوٰۃ میں اگر کمی آتی ہے مثلاً قمری سال پورا ہوتے وقت رقم زیادہ تھی اور شمسی سال پورا ہونے پر اس میں کمی آئی تو قمری سال کی اس اضافی رقم کی مزید زکوٰۃ ادا کرے۔ (فقہی مقالات)

زکوٰۃ کیسے دی جائے؟

زکوٰۃ ادا کرتے ہوئے ان باتوں کا لحاظ رکھا جائے

زکوٰۃ مستحق کو ادا کریں

حضرت مفتی شفیع رحمۃ اللہ علیہ! فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا! کہ زکوٰۃ نکالو، نہ یہ فرمایا کہ زکوٰۃ پھینکو، بلکہ فرمایا: آتوا الزکوٰۃ زکوٰۃ ادا کرو

بعض لوگ زکوٰۃ نکالتے تو ہیں لیکن اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ صحیح مصرف پر خرچ ہو رہی ہے یا نہیں؟ زکوٰۃ نکال کر کسی کے حوالے کر دی اور اس کی تحقیق نہیں کی کہ صحیح مصرف پر خرچ کرے گا یا نہیں؟ آج بے شمار ادارے دنیا میں کام کر رہے ہیں جو زکوٰۃ وصول کرتے ہیں لیکن ان کو زکوٰۃ کے مصارف کا علم نہیں ہے اس لئے مکمل تحقیق کر کے زکوٰۃ کو مستحق تک پہنچانا چاہیے۔

زکوٰۃ کے ادا ہونے کیلئے زکوٰۃ کی نیت ضروری ہے ⊛

زکوٰۃ کی رقم الگ کرتے وقت بھی نیت کی جاسکتی ہے اور مستحق کو دیتے وقت بھی کی جاسکتی ہے ⊛

جس کو زکوٰۃ دی جارہی ہے اس کو یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہے ⊛

زکوٰۃ کی نیت کئے بغیر اگر کسی کو رقم دے دی تو جب تک اس شخص نے خرچ نہ کی ہو اس وقت تک زکوٰۃ کی نیت کی جاسکتی ہے، اگر اس نے خرچ کرلی ہے تو اب زکوٰۃ کی نیت نہیں کی جاسکتی اب زکوٰۃ کیلئے اور رقم دینی ہوگی ⊛

زکوٰۃ ادا ہونے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ کسی شخص کو زکوٰۃ کی رقم کا مالک بنایا جائے ⊛

یعنی وہ خودمختار ہو، جہاں چاہے خرچ کرے

اس وجہ سے کسی بلڈنگ کی تعمیر پر زکوٰۃ نہیں لگ سکتی، کسی ادارے کے ملازمین کی تنخواہوں پر زکوٰۃ نہیں لگ سکتی ,اس لئے کہ اگر زکوٰۃ کے ذریعہ تعمیرات کرنے اور ادارے قائم کرنے کی اجازت دے دی جاتی، تو زکوٰۃ کی رقم سب لوگ کھا پی کر ختم کر جاتے، کیونکہ ادارے کے اندر ملازمین کی تنخواہیں بے شمار ہوتی ہے، تعمیرات پر خرچ لاکھوں کا ہوتا ہے، اس لئے یہ حکم دیا گیا کہ مستحقِ زکوٰۃ کو مالک بنا کر زکوٰۃ دو، یہ زکوٰۃ فقراء، غرباء اور کمزوروں کا حق ہے ⊛

لہٰذا یہ زکوٰۃ انہی تک پہنچنی چاہیئے، جب ان کو مالک بنا کر دے دوگے تو تمہاری زکوٰۃ ادا ہوجائے گی ⊛

مسئلہ میت کی تجہیز و تکفین میں (یعنی کفن دفن) میں زکوٰۃ کو استعمال کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس صورت میں کسی شخص کا باضابطہ زکوٰۃ کا مالک بننا نہیں پایا جاتا اور مردہ کو مال کا مالک بنانا ممکن نہیں، اسی طرح زکوٰۃ کی مد سے کسی میت کا قرض ادا کرنا بھی درست نہیں ہوتا، اس سے معلوم ہوا کہ آج کل جو زکوٰۃ کی رقم ایسے اداروں کے حوالے کر دی جاتی ہے، جو زکوٰۃ کی ادائیگی میں مستحقین کو مالک بنانے کی رعایت نہیں کرتے اگرچہ وہ ضرورت مندوں کو کتنا ہی فائدہ کیوں نہ پہنچا رہے ہوں، یہ غلط طریقہ ہے اور اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے ⊛

مسئلہ اگر کسی میت کے کفن کا زکوٰۃ کے مال کے علاوہ کسی اور مال سے انتظام نہ ہوسکے، تو اس کے ورثاء میں سے یا کسی اور غریب مسلمان کو جو مستحق زکوٰۃ ہو مالکانہ طور پر زکوٰۃ کا مال دے دیا جائے، جس میں اس کو ہر طرح کے خرچ کرنے کا اختیار ہو، پھر وہ غریب اپنی خوشدلی کے ساتھ اپنی طرف سے اس مال سے میت کے کفن دفن کا انتظام کر دے، تو اس طرح زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے ⊛

مسئلہ مقروض کا قرض معاف کر دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی، البتہ یوں کیا جاسکتا ہے کہ مقروض سے قرض لے کر پھر بہ نیت زکوٰۃ اس کو وہی رقم دے دی جائے، (بعض لوگ مقروض کو یہ کہہ دیتے ہیں کہ وہ قرض کی رقم کو زکوٰۃ کے عوض میں رکھ لے یہ جائز نہیں

قرضے کی زکوٰۃ

قرضوں کی منہائی

آپ کے ذمے دوسرے لوگوں کے کتنے قرضے ہیں اور پھر مجموعی مالیت میں سے ان قرضوں کو منہا کردیں، منہا کرنے کے بعد جو باقی بچے وہ قابلِ زکوٰۃ رقم ہے ، بہتر یہ ہے کہ جو رقم زکوٰۃ کی بنے، اتنی رقم الگ نکال کر محفوظ کرلیں، پھر وقتاً فوقتاً اس کو مستحقین میں خرچ کرتے رہیں ★

قرضوں کی دو قسمیں

ایک تو معمولی قرضے ہیں جن کو انسان اپنی ذاتی ضروریات اور ہنگامی ضروریات کے لئے مجبوراً لیتا ہے دوسری قسم کے قرضے وہ ہیں جو بڑے بڑے سرمایہ دار پیداواری اغراض کے لئے لیتے ہیں مثلاً فیکٹریاں لگانے یا مشینریاں خریدنے یا مالِ تجارت درآمد کرنے کے لئے قرضے لیتے ہیں، مثلاً ایک سرمایہ دار کے پاس پہلے سے دو فیکٹریاں موجود ہیں لیکن اس نے بینک سے قرض لے کر تیسری فیکٹری لگالی، اب اگر اس دوسری قسم کے قرضوں کو مجموعی مالیت سے منہا کیا جائے تو نہ صرف یہ کہ ان سرمایہ داروں پر ایک پیسے کی بھی زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی بلکہ وہ الٹے مستحقِ زکوٰۃ بن جائیں گے، اس لئے کہ ان کے پاس جتنی مالیت کا مال موجود ہے، اس سے زیادہ مالیت کے قرضے بینک سے لے رکھے ہیں، وہ بظاہر فقیر اور مسکین نظر آرہا ہے ★ لہٰذا ان قرضوں کے منہا کرنے میں بھی شریعت نے فرق رکھا ہے ★

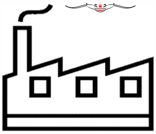

تجارتی قرضے کب منہا کئے جائیں؟

اس کی تفصیل یہ ہے کہ پہلی قسم کے قرضے تو مجموعی مالیت سے منہا ہوجائیں گے اور باقی رقم پر زکوٰۃ ادا کی جائے گی، اور دوسری قسم کے قرضوں کی تفصیل یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے تجارت کی غرض سے قرضہ لیا اور اس قرض کو ایسی اشیا خریدنے میں صرف کیا جو قابلِ زکوٰۃ ہیں مثلاً اس قرض سے خام مال خرید لیا یا مالِ تجارت خرید لیا، تو اس قرض کو مجموعی مالیت سے منہا کریں گے کیونکہ خام مال یا مالِ تجارت تو قابلِ زکوٰۃ ہونے کی وجہ سے پہلے ہی مجموعی اثاثوں میں شامل ہے لیکن اگر اس قرض کو ایسے اثاثے خریدنے میں استعمال کیا جو نا قابلِ زکوٰۃ ہیں مثلاً پلانٹ، مشینری وغیرہ، تو اس قرض کو مجموعی مالیت سے منہا نہیں کیا جائے گا

بینکوں سے زکوٰۃ کی کٹوتی کا حکم

جہاں تک بینکوں اور مالیاتی اداروں سے زکوٰۃ کی کٹوتی کا تعلق ہے تو اس کٹوتی سے زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے، دوبارہ زکوٰۃ ادا کرنے کی ضرورت نہیں، البتہ احتیاطاً ایسا کرلیں کہ یکم رمضان آنے سے پہلے دل میں یہ نیت کرلیں کہ میری رقم سے جو زکوٰۃ کٹے گی وہ میں ادا کرتا ہوں، اس سے اس کی زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے دوبارہ زکوٰۃ نکالنے کی ضرورت نہیں اس سے بعض لوگوں کو یہ شبہ رہتا ہے کہ ہماری پوری رقم پر سال پورا نہیں گزرا جبکہ پوری رقم پر زکوٰۃ کٹ گئی یہ بات پہلے لکھی جاچکی کہ ہر ہر رقم پر سال گزرنا ضروری نہیں ہوتا، بلکہ اگر آپ صاحبِ نصاب ہیں

اکاؤنٹ کی رقم سے قرض کس طرح منہا کریں؟

تو اس صورت میں سال پورا ہونے سے ایک دن پہلے بھی جو رقم آپ کے پاس آئی ہے اس پر جو زکوٰۃ کٹی ہے وہ بھی بالکل صحیح کٹی ہے کیونکہ اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہو گئی تھی ★ البتہ اگر کسی شخص کا سارا اثاثہ بینک ہی میں ہے خود اس کے پاس کچھ بھی موجود نہیں، اور دوسری طرف اس کے اوپر لوگوں کے قرضے ہیں تو اس صورت میں بینک تو تاریخ آنے پر زکوٰۃ کاٹ لیتا ہے حالانکہ اس رقم سے قرضے منہا نہیں ہوتے، جس کے نتیجے میں زکوٰۃ زیادہ کٹ جاتی ہے اس کا ایک حل تو یہ ہے کہ یا تو آدمی وہ تاریخ آنے سے پہلے اپنی رقم بینک سے نکال لے یا کرنٹ اکاؤنٹ میں رکھ دے بلکہ ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی رقم کرنٹ اکاؤنٹ ہی میں رکھے، سیونگ اکاؤنٹ میں بالکل نہ رکھے اس لئے کہ وہ تو سودی اکاؤنٹ ہے اور کرنٹ اکاؤنٹ میں زکوٰۃ نہیں کٹتی اور اپنے طور پر قرضے منہا کر کے زکوٰۃ ادا کر دی جائے ★

دوسرا حل یہ ہے کہ

بینک کو لکھ کر دیا جائے کہ میں صاحبِ نصاب نہیں ہوں یا اتنی رقم کے بقدر مقروض ہوں پھر بینک اس کے مطابق عمل کرتا ہے ★

زیور کی زکوٰۃ کس کے ذمہ ہے

عموماً جن خواتین کے پاس سونے چاندی کا زیور مذکورہ وزن سے کم ہوتا ہے وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتیں، حالانکہ ان کے پاس کچھ نہ کچھ نقدی ضرور ہوتی ہے، جس کی وجہ سے مذکورہ تفصیل کے مطابق ان پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے، ہاں اگر کسی خاتون کے پاس صرف سونا یا صرف چاندی کا زیور ہو جو وزن مذکورہ سے کم ہو اور نقدی یا مالِ تجارت بالکل نہ ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ★

تنبیہ

بہت سی خواتین اپنے شوہروں کو کہتی ہیں کہ ہمارے زیور کی زکوٰۃ آپ ادا کریں، کیونکہ ہمارے پاس زکوٰۃ ادا کرنے کے پیسے نہیں ہیں، ایسی صورت میں شوہر پر لازم نہیں کہ بیوی کی زکوٰۃ ادا کرے، بلکہ بیوی پر خود ادا کرنا لازم ہے اگر نقد رقم ہے ہی نہیں، زیور ہی ہیں تو ان میں سے کچھ فروخت کر کے ان کی قیمت سے زکوٰۃ ادا کرے، تاہم اگر شوہر بیوی کے کہنے پر زکوٰۃ ادا کرے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور یہ رقم بیوی کے ذمہ قرض ہے، شوہر کو وصول کرنے کا حق ہے اور چاہے تو معاف کر سکتا ہے ★

بیوی پر زیور کی زکوٰۃ کب لازم ہے؟

بیوی پر زیور کی زکوٰۃ جب لازم ہے جب وہ زیور بیوی ہی کی ملکیت ہوں اگر زیور شوہر کی ملکیت ہو، بیوی صرف اسے استعمال کرتی ہے تو اس کی زکوٰۃ بیوی پر نہیں شوہر پر لازم ہے ★ سونے چاندی کے سوا دوسرے قیمتی پتھروں پر زکوٰۃ لازم نہیں زمرد، ہیرے، جواہرات اور دوسرے قیمتی پتھروں میں یا ان سے بنے ہوئے زیور پر زکوٰۃ لازم نہیں، لیکن اگر یہ تجارت کی نیت سے خریدے گئے ہوں اور سال پورا ہونے تک یہ نیت باقی ہو تو پھر مالِ تجارت ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ لازم ہو گی ★

زکوٰۃ کس کو دی جائے

ایسے شخص کو زکوٰۃ دینی چاہیے جس میں درج ذیل شرطیں پائی جاتی ہوں

وہ شخص "غنی" نہ ہو، شریعت کی نظر میں جس شخص کے پاس ضروریات اصلیہ اور اس پر واجب الاداء قرضوں کے علاوہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے برابر کسی بھی شکل میں مال موجود ہو وہ "غنی" ہے، ایسے ہی کسی شخص کی ملکیت میں زمین ہو اور وہ اس سے آمدنی بھی حاصل کرتا ہو چاہے کاشت کے ذریعے یا کرائے پر دے کر اور اس کی ضروریات اصلیہ اور قرضے منہا کرنے کے بعد حاصل ہونے والی آمدنی میں سے جو بچے اس کی مالیت ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو وہ بھی "غنی" ہے اور اگر وہ اپنی زمین سے کسی قسم کی آمدنی حاصل نہ کرتا ہو اور وہ زمین اس کی رہائش وغیرہ سے فارغ ہو تو اگر اس زمین کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو وہ بھی "غنی" ہے، ان میں سے کسی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ★

مالدار کے نابالغ بچے اور بچی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ، نابالغ بچہ یا بچی زکوٰۃ کے مستحق ہونے میں اپنے باپ کے تابع ہوتے ہیں، نہ کہ ماں کے، البتہ بالغ بچہ یا بچی کی اپنی ملکیت کو دیکھا جائے گا، ان کے باپ کو مالدار ہونے کو نہیں دیکھا جائے گا ★

جس کو زکوٰۃ دی جارہی ہو اس کا مسلمان ہونا بھی ضروری ہے ، عیسائی یا کسی اور کافر کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ★

اصول

یعنی جن سے پیدا ہوا ہے ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی سوتیلی ماں اصول میں داخل نہیں، لہذا اسے زکوٰۃ دینا جائز ہے ★

فروع — یعنی اولاد

بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی البتہ بہو کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے ★

مسئلہ

خاوند اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے خاوند کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے ان کے علاوہ باقی رشتے داروں مثلاً، چچا، چچی، پھوپھا، پھوپھی، خالہ، ماموں، بہن، بھائی وغیرہ کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں ★

سید اور ہاشمی کو زکوٰۃ کیوں نہیں دے سکتے؟

ہاشمی آنحضرت ﷺ کا خاندان ہے

آپ ﷺ نے اپنے لئے اور اپنے متعلقین کے لئے زکوٰۃ کو ممنوع قرار دیا ہے یہ حضرات اگر ضرورت مند ہوں تو غیر زکوٰۃ فنڈ سے ان کی خدمت کرنی چاہئے اور آنحضرت ﷺ کی قرابت کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کی خدمت کرنا بڑے اجر کا موجب ہے زکوٰۃ لوگوں کے مال کا میل ہے اور حضور اقدس ﷺ کی آل کو اس سے ملوث کرنا مناسب نہ تھا، وہ اگر ضرورت مند ہوں تو پاک مال سے ان کی مدد کی جائے، نیز آپ ﷺ کی آل کو زکوٰۃ دینے کا حکم ہوتا تو ایک ناواقف کو وسوسہ ہو سکتا تھا کہ یہ خوبصورت نظام اپنی اولاد ہی کے لئے تو معاذ اللہ جاری نہیں فرما گئے؟ نیز اس کا ایک نفسیاتی پہلو بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر آپ ﷺ کی آل کو زکوٰۃ دینا جائز ہوتا تو لوگ آپ ﷺ کی قرابت کی بناء پر انہی کو ترجیح دیتے ، غیر سید کو زکوٰۃ دینے پر ان کا دل مطمئن نہ ہوتا اس سے دوسرے فقراء کو شکایت پیدا ہوتی ★

عُشر: پیداوار کی زکوٰۃ

حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ وَ مِمَّا اَخْرَجْنَا

یَا اَیُّھَا	الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اَنْفِقُوْا	مِنْ	طَیِّبٰتِ	مَا	کَسَبْتُمْ	وَ مِمَّا	اَخْرَجْنَا
اے	جو ایمان لائے (ایمان والو)	تم خرچ کرو	سے	پاکیزہ	جو	تم کماؤ	اور سے جو	ہم نے نکالا

لَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ،وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ

لَکُمْ	مِّنَ	الْاَرْضِ	وَلَا	تَیَمَّمُوا	الْخَبِیْثَ	مِنْهُ	تُنْفِقُوْنَ	وَ لَسْتُمْ	بِاٰخِذِیْهِ
تمہارے لئے	سے	زمین	اور نہ	ارادہ کرو	گندی چیز	اس سے	تم خرچ کرتے ہو	جبکہ تم نہیں ہو	اس کو لینے والے

اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ

اِلَّآ	اَنْ	تُغْمِضُوْا	فِیْهِ	وَاعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	غَنِیٌّ	حَمِیْدٌ	(بقرہ 267)
مگر	یہ کہ	تم چشم پوشی کرو	اس میں	اور تم جان لو	کہ	اللہ	بے نیاز	خوبیوں والا	

ترجمہ: اے ایمان والو! جو کچھ تم نے کمایا ہو اور جو پیداوار ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالی ہو اس کی اچھی چیزوں کا ایک حصہ اللہ کے راستے میں خرچ کیا کرو اور یہ نیت نہ رکھو کہ بس ایسی خراب قسم کی چیزیں (اللہ کے نام پر) دیا کرو جو (اگر تمہیں کوئی دے تو نفرت کے مارے) تم اسے آنکھیں میچ بغیر نہ لے سکو اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ایسا بے نیاز ہے

تشریح: آیت میں لفظ اَخْرَجْنَا سے اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ عُشری زمین میں عُشر واجب ہے، اس آیت کے عموم سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال کیا ہے کہ عشری زمین کی ہر قلیل وکثیر پیداوار پر عُشر واجب ہے،

سورۃ انعام کی آیت اتوا حقه یوم حصاده (141:6) وجوبِ عُشر میں بالکل صریح اور واضح ہے۔

عُشر اور خراج شریعتِ اسلامی کے دو اصطلاحی لفظ ہیں، ان دونوں میں ایک بات مشترک ہے کہ اسلامی حکومت کی طرف سے زمینوں پر عائد کردہ ٹیکس کی ایک حیثیت ان دونوں میں ہے، فرق یہ ہے کہ عُشر فقط ٹیکس نہیں بلکہ اس میں ٹیکس سے زیادہ اصلی حیثیت عبادتِ مالی کی ہے، مثلِ زکوٰۃ کے، اسی لئے اس کو زکوٰۃ الارض بھی کہا جاتا ہے، اور خراج خالص ٹیکس ہے، جس میں عبادت کی کوئی حیثیت نہیں مسلمان چونکہ عبادت کے اہل اور پابند ہیں، ان سے جو زمین کی پیداوار کا حصہ لیا جاتا ہے اس کو عُشر کہتے ہیں اور غیر مسلم چونکہ عبادت کے اہل نہیں، ان کی زمینوں پر جو کچھ عائد کیا جاتا ہے، اس کا نام خراج ہے، عملی طور پر زکوٰۃ اور عُشر میں یہ بھی فرق ہے کہ سونا چاندی اور تجارت کے مال پر زکوٰۃ سال بھر گزرنے کے بعد عائد ہوتی ہے اور عُشر زمین سے پیداوار حاصل ہوتے ہی واجب ہو جاتا ہے۔

دوسرا فرق یہ بھی ہے اگر زمین سے کوئی پیداوار نہ ہو تو عُشر ساقط ہو جاتا ہے، لیکن اموالِ تجارت اور سونے چاندی پر اگر کوئی نفع بھی نہ ہو تب بھی سال پورا ہونے پر ان پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔

(معارف القرآن از مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

عُشر زمین کی پیداوار کی زکوٰۃ ہے اگر زمین بارانی ہو یعنی بارش کے پانی سے سیراب ہوتی ہو، تو پیداوار اٹھنے کے وقت اس میں سے دسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں دینا واجب ہے ۔ اگر زمین کو خود سیراب کیا جاتا ہے یعنی کنوئیں سے یا نہر کا پانی خرید کر لگایا جاتا ہے تو اس کی پیداوا ر کا بیسواں حصہ صدقہ کرنا واجب ہے ۞

مسئلہ
عُشر پیداوار کی زکوٰۃ ہے اس لئے دوسرے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرنے کے باوجود پیداوار پر عُشر واجب ہوگا ۞ زرعی پیداوار پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی بلکہ عُشر واجب ہے ۞ سال میں جتنی فصلیں آئیں ہر نئی فصل پر عُشر واجب ہے، پھلوں، سبزیوں، ترکاریوں اور مویشیوں کے چارے کے لئے کاشت کی گئی فصل پر بھی حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عُشر واجب ہے ۞

اب اگر زمین کا مالک اپنی زمین رقم کے بدلے ٹھیکہ پر دیدے تو عُشر ٹھیکیدار (مستأجر) پر واجب ہوگا کیونکہ عُشر اس شخص پر ہے جس کے گھر اناج جائے ۞ زمین کا مالک جو رقم وصول کرے گا اُس پر زکوٰۃ ادا کرے گا ۞

مسئلہ
اگر زمین کا مالک، زمین پیداوار کے بدلے ٹھیکہ پر دے ، تو اس لحاظ سے پیداوار، مالک اور ٹھیکیدار (مستأجر) میں سے جتنی جس کے گھر جائے گی اُتنی میں سے ہر ایک عُشر ادا کرے گا ۞

مسئلہ
اگر زمین کا مالک زمین بٹائی پر دے تو جتنی پیداوار زمین کے مالک کے حصہ میں آئے اُس پر زمین کا مالک اور جتنی مزارع کے حصہ میں آئے اُس پر مزارع عُشر ادا کرے گا ۞

مسئلہ
عُشر کے متعلق ایک عام اشکال یہ پایا جاتا ہے کہ آج کل فصل پر اخراجات زیادہ آتے ہیں مثلاً کھاد، سپرے وغیرہ تو کیا اخراجات کو منہا کر کے عُشر ادا کیا جائے گا یا نہیں ، تو اس کا جواب یہ ہے کہ فصل پر اخراجات کی وجہ سے ہی شریعت نے نصف عُشر یعنی بیسواں حصہ مقرر کیا ہے اخراجات کو منہا نہیں کیا جائے گا بلکہ پوری پیداوار پر بیسواں حصہ ادا کرنا ہوگا ۞

مسئلہ
عُشر کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں اس لحاظ سے زکوٰۃ اور عُشر کی رقم صرف فقراء اور مساکین کو دی جاسکتی ہے رفاہ عامہ پر خرچ کرنا جائز نہیں ۞

گندم پر عُشر ہے لیکن بھوسے (توڑی) پر نہیں اسی طرح چاول پر ہے لیکن پرالی پر نہیں ۞

(چونکہ پیداوار میں مقصود گندم اور چاول ہیں) (مأخوذاز ''آپ کے مسائل اوران کا حل'')

عصری مسائل زکوٰۃ بصورتِ سوال وجواب

سوال: صدقہ کی تعریف کیا ہے؟ اور اس کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: جو مال اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اللہ کی راہ میں غربا و مساکین کو دیا جاتا ہے یا خیر کے کسی کام میں خرچ کیا جاتا ہے اسے صدقہ کہتے ہیں ۞

صدقہ کی تین قسمیں ہیں

1. **فرض** جیسے زکوٰۃ
2. **واجب** جیسے نذر، صدقہ فطر اور قربانی
3. **نفل** جیسے عام خیر خیرات

سوال: صدقہ و خیرات ایک ہی چیز کے دو نام ہیں یا ان میں کچھ فرق ہے؟ ۞

جواب: اردو محاورے میں یہ دونوں لفظ ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں، قرآنِ مجید میں صدقہ کا لفظ زکوٰۃ پر بھی بولا گیا ہے اور خیرات تمام نیک کاموں کو کہا گیا ہے ۞

سوال: نذر اور منت کی تعریف کیا ہے؟ اور اگر ان میں کوئی فرق ہو تو واضح فرمائیں؟

جواب: نذر کے معنی ہیں کسی شرط پر کوئی عبادت اپنے ذمہ لے لینا، مثلاً اگر فلاں کام ہو جائے تو اتنے نفل پڑھوں گا، اتنے روزے رکھوں گا، بیت اللہ کا حج کروں گا، یا اتنی رقم فقراء کو دوں گا وغیرہ، اسی کو منت بھی کہا جاتا ہے "نیاز" کے معنی بھی نذر ہی کے ہیں کسی عبادت کو اپنے ذمے کر لینا زبان کا فعل ہے محض دل میں خیال کرنے سے وہ چیز اس کے ذمہ لازم نہیں ہوتی، جب تک کہ زبان سے الفاظ ادا نہ کرے یہی وجہ ہے کہ نماز کی نیت کر لینے سے نماز شروع نہیں ہوتی، جب تک تکبیر تحریمہ نہ کہے، حج وعمرہ کی نیت کرنے سے حج وعمرہ شروع نہیں ہوتے، جب تک کہ تلبیہ کے الفاظ نہ کہے طلاق کا خیال دل میں آنے سے طلاق نہیں ہوتی، جب تک کہ طلاق کے الفاظ نہ کہے، اور نکاح کی نیت کرنے سے نکاح نہیں ہوتا، جب تک کہ ایجاب و قبول کے الفاظ زبان سے ادا نہ کیے جائیں، اسی طرح نذر کا خیال دل میں آنے سے نذر بھی نہیں ہوتی جب تک کہ نذر کے الفاظ زبان سے نہ کہے جائیں نذر یا منت میں جس کام کے ہونے کی شرط لگائی تھی اس کے ہونے پر منت مانی ہوئی چیز کا دینا واجب ہو جاتا ہے اس سے پہلے نہیں منت اور نذر کی چیز نہ خود استعمال کر سکتا ہے نہ کسی غنی کو دے سکتا ہے، بلکہ اس کو فقراء کو دینا ضروری ہے ★

منت کی شرائط

سوال: ہمارے مذہب میں منت ماننا کیسا ہے؟ اور اس کے الفاظ کیا ہونے چاہئیں؟ اور کن کن صورتوں میں منت مانی چاہیئے؟

جواب: شرعاً منت ماننا جائز ہے، مگر اس کی چند شرطیں ہیں،

اول: یہ کہ منت اللہ تعالیٰ کے لئے مانی جائے، غیر اللہ کے نام کی منت جائز نہیں، بلکہ گناہ ہے ★

دوم ← یہ کہ منت صرف عبادات کے کام کی صحیح ہے، جو کام عبادت نہیں اس کی منت بھی صحیح نہیں ۞

سوم ← یہ کہ عبادت بھی ایسی ہو کہ اس طرح کی عبادت کبھی فرض یا واجب ہوتی ہے، جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قربانی کی منت مانی ہو، ایسی عبادت کہ اس کی جنس کبھی فرض یا واجب نہیں، اس کی منت بھی صحیح نہیں، چنانچہ قرآن خوانی کروانے کی منت مانی تو وہ لازم نہیں ہوتی ۞ (آپ کے مسائل اور انکا حل، اضافہ اور تخریج شدہ ایڈیشن جلد5)

سوال ← اگر ایک شخص کے گھر میں بظاہر ضرورت کا سامان ٹی وی، وی سی آر موجود ہے مگر وہ ضرورت مند ہے مثلاً علاج کیلئے اور بچوں کی تعلیم اور شادی وغیرہ کیلئے پیسوں کی ضرورت ہے لیکن شرم کے مارے کھلے عام لوگوں سے نہیں مانگ سکتا، کیا ایسے شخص کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟ ۞

جواب ← اگر اس شخص کو واقعتاً ان کاموں کیلئے پیسوں کی ضرورت ہے تو سب سے پہلے ٹی وی، وی سی آر فروخت کر کے پیسے حاصل کرے جب اس قسم کی اشیاء فروخت کر دے اور ضرورت سے زائد سامان اس کے پاس نہ رہے تو پھر ایسے مستحق شخص کو زکوٰۃ دینے کی گنجائش ہوگی اس سے پہلے نہیں ۞

دوسرا نکتہ یہ ہے کہ جس شخص کی ملکیت میں ٹی وی، وی سی آر ہے، اسے تو زکوٰۃ نہیں دے سکتے لیکن اگر اس کی بیوی یا نابالغ اولاد میں کوئی غیر صاحبِ نصاب مستحق زکوٰۃ ہے تو اسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں ۞

سوال ← ہسپتالوں کی تعمیر اور مدارس کی تعمیر پر زکوٰۃ خرچ کرنا چاہیں تو اس کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ ۞

جواب ← حقیقت میں تو تعمیرات پر زکوٰۃ کی رقم خرچ نہیں ہوسکتی اور آجکل جو حیلہ تملیک کیا جاتا ہے جس میں جانبین کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ حقیقت میں تملیک نہیں ہے، ایسا حیلہ تو کسی طرح بھی معتبر نہیں لیکن یہ صورت ہوسکتی ہے کہ جن لوگوں کیلئے تعمیر کی جارہی ہے واقعتہً ان لوگوں کو وہ رقم مالک بنا کر دے دی جائے اور چونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ رقم ہمارے لئے اور ہمارے مصرف میں استعمال ہوگی لہٰذا پھر وہ لوگ وہ رقم اپنے طور پر خوش دلی سے اس تعمیر کے لئے دے دیں تو اس کی گنجائش ہے ۞

سوال ← زکوٰۃ کے طور پر کھانا پکا کر دینا درست ہے یا نہیں؟ ۞

جواب ← کھانا پکا کر مستحقینِ زکوٰۃ کو مالک بنا کر دینا درست ہے ۞

سوال ← کتابوں کی اشاعت میں زکوٰۃ کی رقم لگ سکتی ہے یا نہیں؟ ۞

جواب ← کتابوں کی اشاعت میں زکوٰۃ کی رقم نہیں لگ سکتی، البتہ اگر وہ کتابیں زکوٰۃ کے طور پر مستحقینِ زکوٰۃ کو مالک بنا کر دی جائیں گی تو اس سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی ۞

سوال: اگر کوئی شخص قرض مانگے اور احتمال یہ ہے کہ یہ شخص قرض واپس نہیں کرے گا تو اس کو قرض بتا کر دل میں زکوٰۃ کی نیت کر کے رقم دے دیں تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: جی ہاں! اس طرح دینے سے بھی زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے بشرطیکہ شروع میں رقم دیتے وقت ہی زکوٰۃ کی نیت ہو، اور یہ نیت ہو کہ اگر یہ واپس لائے گا تو اس سے واپس نہیں لوں گا، تو اس طرح بھی زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے ۞

سوال: ادائیگی زکوٰۃ میں مالِ زکوٰۃ کی قیمت اس جگہ کی معتبر ہوگی جہاں زکوٰۃ ادا کرنے والا ہے یا اس مقام کی معتبر ہوگی جہاں مال موجود ہو؟ حولانِ حول (سال گزرنا) کہاں کا معتبر ہوگا؟ ۞

جواب: جہاں مال موجود ہو وہاں کی قیمت معتبر ہوگی، حولانِ حول (سال گزرنا) بھی وہیں کا معتبر ہوگا ۞

سوال: مالِ زکوٰۃ میں کس وقت کی قیمت معتبر ہوگی، جس وقت زکوٰۃ واجب ہوئی یا جس وقت زکوٰۃ ادا کی جا رہی ہے؟

جواب: سونے یا چاندی کی زکوٰۃ اور عُشر میں وقتِ وجوب یعنی جس وقت زکوٰۃ واجب ہوئی اس وقت کی قیمت معتبر ہے، البتہ جانوروں کی زکوٰۃ میں ادائیگی کے وقت کی قیمت کا اعتبار ہے ۞

سوال: تجارت کے سامان کی زکوٰۃ خریدے ہوئے حساب سے ادا کی جائے گی یا جس نرخ سے فروخت کرے اس حساب سے؟ ۞

جواب: قیمتِ فروخت لگائی جائے گی یعنی زکوٰۃ واجب ہونے کے دن سامان کی جو قیمت مارکیٹ میں ہو اس کے حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی، اگرچہ ادائیگی کے وقت اس کی قیمت کم و بیش ہو گئی ہو ۞

سوال: زکوٰۃ کا بہترین مصرف تو غرباء اور مساکین ہیں، لیکن ہمارے ہاں دینی مدارس اور دوسرے اداروں کی وجہ سے زکوٰۃ کا یہ مصرف تقریباً ختم ہو کر رہ گیا ہے، مدارس والے زکوٰۃ لے جاتے ہیں اور پھر وہ لوگ مسجد پر زکوٰۃ خرچ کرنے کیلئے تملیک کر لیتے ہیں، وہ غریب لوگ جو سارا سال زکوٰۃ کی آس میں اپنے بچوں کی شادیاں اور دیگر امور التوا میں رکھتے ہیں، وہ کیا کریں؟ ۞

جواب: جن اداروں میں زکوٰۃ کو صحیح طور پر ان کے شرعی مصرف میں خرچ کرنے کا انتظام موجود نہیں ہے، ان اداروں کو زکوٰۃ نہ دینی چاہئے، بلکہ غریبوں کو مالک بنا کر زکوٰۃ دینی چاہئے، البتہ اگر کسی ادارے میں باقاعدہ شرعی طریقے پر زکوٰۃ خرچ کرنے کا انتظام موجود ہے وہاں زکوٰۃ دینی چاہئے، اس لئے کہ جس طرح اور فقراء اور غرباء زکوٰۃ کے حقدار ہیں، اس طرح وہ طلبہ جو دین کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں

اور وہ غریب بھی ہیں تو وہ طلبہ اور زیادہ حقدار ہیں، کیونکہ انہوں نے دین کی تعلیم کیلئے اپنے آپ کو وقف کر دیا ہے، اس لئے جن اداروں میں صحیح انتظام موجود ہو وہاں بے کھٹک زکوٰۃ دے سکتے ہیں، البتہ اگر اپنے رشتہ داروں اور پڑوسیوں میں مستحقینِ زکوٰۃ موجود ہیں تو ان کو مقدم رکھنا چاہیئے، ان کو دینے کے بعد ان اداروں کو دینا چاہیئے ★

سوال اگر زکوٰۃ کی تاریخ مقرر ہے اب سال گزرنے کے بعد جب وہ تاریخ آئی، تو اس وقت نصاب سے کم مال تھا تو کیا اس صورت میں زکوٰۃ ادا کرنی ہے یا نہیں؟ ★

جواب اگر زکوٰۃ کا حساب کرنے کے لئے آپ نے جو تاریخ مقرر کی ہے، اس تاریخ میں آپ کے پاس نصاب کے بقدر مال نہیں ہے تو آپ کے ذمہ زکوٰۃ واجب نہیں ★

سوال ضرورت سے زائد مال کی کیا تعریف ہے، کیونکہ یہ ضروریات ہر ایک کی مختلف ہوتی ہیں؟

جواب ضرورت سے زائد مال سے مراد یہ ہے کہ گھر میں جو اشیاء کھانے پینے کی ہیں یا استعمال ہونے والے برتن وغیرہ ہیں، اسی طرح پہننے کے کپڑے ہیں اور گھر کا اثاثہ جو گھر میں استعمال ہوتا رہتا ہے وہ سب ضروریات میں داخل ہیں، اور پھر ہر آدمی کی ضروریات بھی مختلف ہوتی ہیں، بعض لوگ وہ ہیں جن کے پاس مہمان بہت کثرت سے آتے ہیں تو اب ان کو ان کیلئے بہت سارے سامان بستر وغیرہ رکھنے پڑتے ہیں، بعض لوگ وہ ہوتے ہیں جن کے پاس اس طرح مہمان نہیں آتے بہر حال یوں سمجھ لیں کہ وہ سامان جن کو کبھی استعمال کرنے کی نوبت ہی نہیں آتی، ایسا سامان ضرورت سے زائد سمجھا جائے گا

زکوٰۃ وصدقہ پر ملنے والا اجر وثواب سات سو گنا تک ہوتا ہے

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں جو مال عطا کیا ہے ہمیں خوشی خوشی اس مال کی پوری کی پوری زکوٰۃ نکال کر مستحقین تک پہنچانے کا بندوبست کرنا چاہیے، یہ ان کا ہمارے اوپر حق ہے، اللہ پاک ہمیں اپنی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے

آمین

کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

بے مایہ ہی سہی لیکن شاید وہ بلا بھیجیں ☼ بھیجی ہیں درودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

زکوٰۃ کی ادائیگی کیلئے مددگار فارم

ہر مسلمان مرد و عورت کے پاس نصاب (52-1/2) ساڑھے باون تولے) چاندی
یا اس کی مالیت کے برابر قابل زکوٰۃ اثاثے ہوں تو زکوٰۃ اس پر واجب ہو جاتی ہے

سب سے پہلے زکوٰۃ واجب ہونے کی قمری تاریخ کا تعین کرلیں ۔ زکوٰۃ واجب ہونے کی چاند/اسلامی تاریخ

اس تاریخ کو ملکیت میں موجودہ قابلِ زکوٰۃ اثاثوں کی مارکیٹ ریٹ کے مطابق مالیت کا تعین درج ذیل طریقے سے کیجئے

قابل زکوٰۃ/اثاثوں کی مالیت	رقم	وہ رقم جو زکوٰۃ کی رقم سے کم کرنی ہے/Liabilities	رقم
1 موجودہ سونا (کھوٹ کے وزن کے ساتھ لیکن نگینہ کا وزن نکال کر)		اگر قرضہ لیا ہوا ہے (طویل میعادی قرضوں کو نکال کر)	
2 موجودہ چاندی یا چاندی کے برتن		B-C کمیٹی کے بقایا (جبکہ یہ کمیٹی مل چکی ہے)	
3 بیچنے کی نیت سے لی گئی زمین/مکان/دُکان		یوٹیلیٹی بلز بجلی گیس وغیرہ اگر سال پورا ہونے سے پہلے آ چکے ہوں	
4 بینک میں جمع شدہ رقم		پارٹیوں کی رقم جو ادا کرنی ہو	
5 اُدھار دیے گئے نقد یا مال کی صورت/پارٹیوں پر بقایا ☆(جس کے واپس آنے کی اُمید ہو)		ملازمین کی تنخواہیں گزشتہ سال کی زکوٰۃ کی رقم جو ادا نہ کی گئی ہو۔	
6 غیر ملکی کرنسی (موجودہ ریٹ سے)			
7 بانڈ کی صورت			
8 پرائیویٹ فنڈ اگر حاصل ہو گیا ہو (اصل رقم پر)			
9 بچت سرٹیفکیٹ مثلاً (NDFC, FEBC) وغیرہ (اصل رقم پر)			
10 انشورنس پریمیم کی (اصل رقم پر)			
11 B,C یا کمیٹی سے وصول شدہ			
12 امانت رکھوائی			
13 خام مال کی مالیت فیکٹری یا دُکان میں (موجودہ ریٹ پر)			
14 تیار مال کا اسٹاک فیکٹری یا دُکان میں (موجودہ ریٹ پر)			
15 فلیٹ بک کروایا یا بیچنے کیلئے (جو اقساط اب تک ادا کر دی ہیں)			
16 کاروبار میں شراکت (قابل زکوٰۃ اثاثوں کی مالیت)			
17 شیئرز (اصل رقم پر)			
کل (رقم)		کل (رقم)	
کل مال زکوٰۃ (رقم)			
منہا شدہ رقم			
قابل زکوٰۃ رقم			
واجب زکوٰۃ		________ X 2.5/100=	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالم ارواح کے سوال وجواب

سوال وجواب کا سلسلہ شروع سے چلتا آرھا ہے اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں سوال کیا تھا ؟

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؟ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں ؟

تو سب نے جواب دیا تھا بَلٰی (کیوں نہیں) یقیناً آپ ہی ہمارے پروردگار ہیں

تھوڑا آپ کی ذہانت کا امتحان ہو جائے چلیں جلدی جلدی بتائیں شاباش

جواب

نمبر شمار	سوالات سبق نمبر 8 تا 10
1	زکوٰۃ کے کیا معنی ہیں اور زکوٰۃ کب فرض ہوئی؟ نیز زکوٰۃ کی فرضیت کی شرائط بیان کریں
2	زکوٰۃ کی اہمیت قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کریں
3	قرآنِ مجید میں کتنی دفعہ نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا حکم مذکور ہے؟
4	زکوٰۃ کے نصاب سے کیا مراد ہے، اور کن اموال پر زکوٰۃ فرض ہے ؟
5	زکوٰۃ کے نصاب پر سال گذرنے کا کیا مطلب ہے، اسکی وضاحت کریں؟
6	زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جاسکتی ہے اور کن لوگوں کو نہیں دی جاسکتی؟
7	قرض پر زکوٰۃ کی تفصیل بیان کریں (8) زیورات کی زکوٰۃ کس کے ذمہ ہے، بیوی یا شوہر؟
9	زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کی کیا سزا ہے؟ (10) عشر سے کیا مراد ہے اور یہ کس پر فرض ہے؟
11	زکوٰۃ اور ٹیکس میں کیا فرق ہے؟ کیا حکومت زکوٰۃ وصول کرسکتی ہے؟
12	زکوٰۃ کے فوائد لکھیں نیز زکوٰۃ کے علاوہ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فضائل بیان کریں
13	جو شخص حقدار نہ ہو اور زکوٰۃ وصول کرے تو اس کے بارے کیا حکم ہے؟
14	زکوٰۃ کی ادائیگی کے آداب بیان کریں (15) صدقہ کی تعریف کریں اور اسکی اقسام بیان کریں

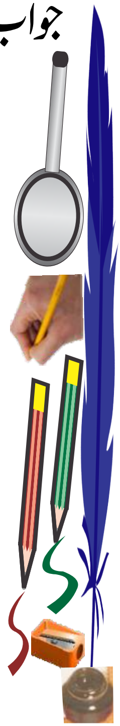

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا باغ وقف کرنا

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک پرندہ اڑا چونکہ باغ بہت گنجان تھا۔ اس لئے اس کو جلدی سے باہر جانے کا راستہ نہ ملا، کبھی اس طرف اور کبھی اُس طرف اڑتا رہا اور نکلنے کا راستہ ڈھونڈتا رہا، ان کی نگاہ اس پر پڑی اور اس منظر کی وجہ سے ادھر خیال لگ گیا اور نگاہ اس پرندے کے ساتھ پھرتی رہی، دفعۃً نماز کا خیال آیا تو سہو ہو گیا کہ کونسی رکعت ہے، نہایت قلق ہوا کہ اس باغ کی وجہ سے یہ مصیبت پیش آئی کہ نماز میں بھول ہوئی فوراً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پورا قصہ عرض کر کے درخواست کی کہ اس باغ کی وجہ سے یہ مصیبت پیش آئی اس لئے میں اس کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں دیتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں دل چاہے اس کو وقف فرما دیجئے۔ اسی طرح ایک اور قصہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں پیش آیا کہ ایک انصاری اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ کھجوریں پکنے کا زمانہ شباب پر تھا اور خوشے کھجوروں کے بوجھ اور کثرت سے جھکے پڑے تھے۔ نگاہ خوشوں پر پڑی اور کھجوروں سے بھرے ہونے کی وجہ سے بہت ہی اچھے معلوم ہوئے، خیال ادھر لگ گیا۔ جس کی وجہ سے یہ بھی یاد نہ رہا کہ کتنی رکعتیں ہوئیں۔ اس کے رنج اور صدمہ کا ایسا غلبہ ہوا کہ اس کی وجہ سے یہ ٹھان لی کہ اس باغ ہی کو اب نہیں رکھنا جس کی وجہ سے یہ مصیبت پیش آئی۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آ کر عرض کیا کہ یہ اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا چاہتا ہوں۔ اس کو جو چاہے کیجئے انہوں نے اس باغ کو پچاس ہزار میں فروخت کر کے اس کی قیمت دینی کاموں میں خرچ فرما دی۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں کو بلند درجات عطا فرمائے اور ان کی محبت کا کوئی ذرہ ہمیں بھی نصیب فرمائے۔ آمین

بشکریہ: النور ٹرسٹ

ختم نبوت

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي (جامع الترمذی:۲۲۱۹)

"میں خاتم النبیّین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔"

المصطفٰی ﷺ مرکز کے اغراض ومقاصد

فقط اللہ کی عبادت	محبت واطاعت مصطفٰی ﷺ کی	اللہ کی مخلوق کی خدمت
وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا ترجمہ۔اور صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ (سورہ النساء-۳۶)	قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي ترجمہ۔اے نبی ﷺ! آپ ان سے کہہ دیں کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو (آل عمران-۳۱)	اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ ترجمہ۔تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا (ترمذی)

المصطفٰی ﷺ مرکز کے رہنما اصول

جو کام زیادہ کرنے ہیں

☆قرآن وسنت پر عمل اور دعوت: ترجمہ۔اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتا رہے گا اور اللہ سے ڈرتا رہے گا اور پرہیزگاری اختیار کرے گا تو ایسے لوگ ہی کامیاب ہیں۔(النور-۵۲)

☆مسلم امہ سے فرقہ پرستی وتعصّبات کے خاتمے کی کوشش: ترجمہ۔تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو۔(آل عمران-۱۰۳)

☆فلاح اتحاد امت کی کوشش: ترجمہ۔تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک تم اپنے بھائی کیلئے وہ پسند نہ کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو۔(مسلم)

☆فکر آخرت: ترجمہ۔جو آخرت کی کھیتی کا طالب ہے ہم اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے۔(الشوریٰ-۲۰)

جو کام بالکل نہیں کرنے

☆شرک: ترجمہ۔کہہ دو کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں۔(الرعد-۳۶) ☆بدعت: ترجمہ۔ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔(مسلم)

☆ظلم: ترجمہ۔کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔(بخاری)

☆حقوق العباد میں کوتاہی: ترجمہ۔اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مساکین اور قرابت دار ہمسایہ اور غیر قرابت دار ہمسایہ۔(النساء-۳۶)

جن کا ادب کرنا ہے

☆اہل بیت اطہارؓ: ترجمہ۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوست رکھو اللہ تعالیٰ کو اس لیے کہ وہ تم کو نعمتیں کھلاتا ہے اور دوست رکھو مجھے اللہ کیلئے اور دوست رکھو میرے اہل بیت کو میرے لیے۔(ترمذی)

☆صحابہ کرامؓ: ترجمہ۔مہاجر وانصار میں سبقت لے جانے والے اور سب سے پہلے ایمان لانے والے جنہوں نے نیکی میں (ان کی) اتباع کی۔اللہ سب سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے۔(التوبہ-۱۰۰)

☆اولیاء کرام: ترجمہ۔اللہ کے نیک بندوں میں بعض ایسے بھی ہیں کہ اگر اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ پوری کردیتا ہے۔(مسلم)

☆علماء کرام: ترجمہ۔علماء انبیاء کے وارث ہیں۔(ابوداؤد)

بہترین بات اللہ کی کتاب (قرآن) اور بہترین طریقہ محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے۔(بخاری:7277)

واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا

اور اللہ کی رسی کو مل کر مضبوطی سے
تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو

من كان في حاجة أخيه كان الله في حاجته

جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں
لگا رہے گا اللہ اسکی حاجت پوری کرے گا

قل إن كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله

کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری
پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

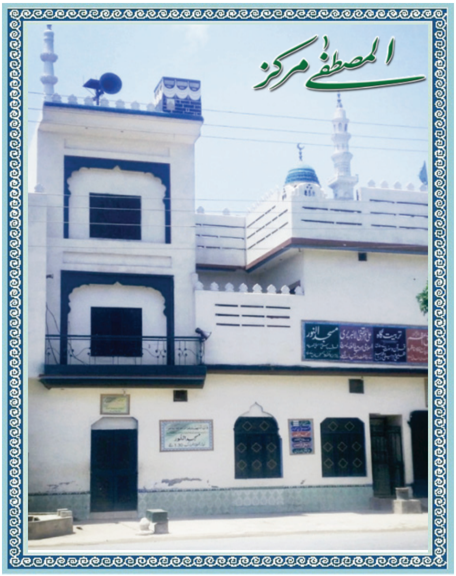

المصطفیٰ ﷺ مرکز

قرآن وسنت کی دعوت و بالادستی | فرقہ پرستی و مسلکی تعصّبات سے بالا | اتحاد و فلاحِ امتِ مسلمہ

قرآن مجید و تعلیمِ مُصطفےٰ ﷺ کُتب فی سبیل اللہ حاصل کرنے کے لئے رابطہ کریں

تعلیمِ مصطفےٰ ﷺ کُتب ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے
موبائل سے QR کو ڈسکین کریں

کیانی سٹریٹ، نیومل شرقی، بحریہ انکلیو روڈ اسلام آباد

چک شاہ پور، 2 کلومیٹر ہرن مینار موٹروے انٹرچینج، حافظ آباد روڈ، شیخوپورہ

+92 300-5115922

almustafa markaz

almustafamarkz@gmail.com